



اسلامی فتوحات کی عہدِ بہار سے تائید

اسلامی فتوحات اسلامیہ

معارفِ اسلامی نے خلافتِ عثمانیہ کے فروغ تک وسط ایشیائے مرکزی و ایشیائے وسط اور وسط ایشیائے جنوب

دارالاسلام
کتاب خانہ اسلامیہ، لاہور

تألیف: احمد عادل کمال
ترجمہ و ترمیم: عثمان فاروقی



اپنی تاریخ سے نا آشنا قومیں اپنے جغرافیے سے بھی نا آشنا و حیثیتی میں

خطاب بہ جوانان اسلام
علامہ اقبال

کبھی اسے لو جوں مسلم! حذر بھی کیا تو نے؟ وہ کیا گردوں تھا، تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا؟
بچے اُس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبت میں کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاجِ سردار
تمدنِ آفریں، خفاقیِ آئینِ جہاں داری وہ صحرائے عرب، یعنی شہزادوں کا گہوارا
ماںِ الفتورِ فکری کا رہا شانِ امارت میں بہ آب و رنگ و خال و خط چہ حاجتِ رُکے زیبارا
گدائی میں بھی وہ اللہ والے تھے غیور اتنے کہ شمع کو گدھا کے ڈر سے بے بیش کا نہ تھا پارا
غرض میں کیا کہوں تھ سے کہ وہ صحرائیں کیا تھے جہاں گیر، د جہاں دار، د جہاں بان و جہاں آرا
اگر چاہوں تو ہنسی کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں مگر تیرے عقل سے فزوں تر ہے وہ نظارا
بچے آباء سے اپنے کوئی نسبت بہ نہیں سکتی کہ تو گفتار، وہ کردار، تو ثابت، وہ سیارا
مکتا دی ہم نے جو اسلاف سے میراثِ پاکِ قبی نہیں دینا کے آئینِ مسلم سے کوئی چارا
مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آباء کی جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیارا
(آئینِ دہ)





اسلامی فتوحات کی عہد بہ عہد سہری تاریخ

اسلامی فتوحات اسلامیہ

خلافتِ صدیقی سے خلافتِ عثمانیہ کے درمیان طویل تاریخ سے مکرر اسلام اور وسطی و پربینک

■ 150 تصاویر رنگین نقشے ■ تاریخی شماریات کی 300 تصاویر ■ گورنریات سے آراء

ترجمہ و اشعار: شمس قاری

دارالسلام



کتاب خانہ کی طرف سے جاری ہے

دارالسلام
آداب سنتی و علمی کالج اسلام آباد

مكتبة دار السلام، ١٤٢٨ هـ
 فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية للشعر
 محمد، أحمد عادل
 الخليل، عبدالرحمن، الصلاة والسلام على الأنبياء - محمد عادل - كمال - الرياض، ١٤٢٨ هـ
 ص: ١٤٤ - ١٧٨
 رقم: ٩٨٨ - ٤٠٢ - ٩٨٨
 ١. الفتوحات الإسلامية ٢. الشريعة الإسلامية ٣. القرآن
 ٤٨٢
 ١٤٢٨/٢٥٢٢
 رقم الإصدار: ١٤٢٨/٢٥٢٢
 ٩٨٨ - ٤٠٢ - ٩٨٨
 ٩٨٨ - ٤٠٢ - ٩٨٨



اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کلمات میرا جان بہت نرم کرنے والا ہے

انتساب

ہر اس مسلمان مرد اور عورت کے نام جو اس پر فتنہ دور میں، دنیا کے کسی بھی خطے میں، اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کی سر بلندی اور امت مسلمہ کی ”نشاۃ ثانیہ“ اور عظمت رفیعہ کی بحالی کا عظیم الشان فریضہ سر انجام دے رہا ہے۔

مضامین

عنوانات کتاب

مقدمہ	23
1	31
2	39
3	43
4	48
5	49
6	50
7	52
8	52
9	53
10	54
11	55
12	56
13	57
14	58
15	59
16	60
17	61

تفصیل

عنوانات کتاب

مقدمہ	23
1	31
2	39
3	43
4	48
5	49
6	50
7	52
8	52
9	53
10	54
11	55
12	56
13	57
14	58
15	59
16	60
17	61

صفحہ	عنوانات کتاب	نقشہ	عنوانات حواشی
62	عاب سوم بزمہ شامے عرب: عراقی، کتیز اور اوردم کی تشکیل		
62	1۔ عاب کا اعلیٰ نظریہ	2۔ بزمہ شامے عرب کی باقی تقسیم	1۔ "جدا" "جیب" "شیرک"
63			
64	عراقی عرب کا انسانی زندگی پر اثر		"بحرین"
65	2۔ کتیز اوردم کی تشکیل کتیز اوردم کو کسے مذہب کے لیے تشکیل دے لے		"رسول اللہ ﷺ کا عظیم وقت"
	3۔ کتیز اوردم کی تشکیل		
66	کتیز اوردم اور کسے شامہ بگوں کے نتائج		"نمران"
67			
68	3۔ "بزمہ شامے عرب" کی باقی تشکیل جو سلطان اور اس کے بی بی قائل (عجم 10)		"۱۲۰" "خود زبان"
69	جو سلطان اور اس کے بی بی قائل (عجم 2)		
70			
72	4۔ عراق (جدید نقشہ)		
73	عاب اول توحیات کا پرچار (مخالفات و مضامین)		
73	1۔ عراقی چاند کی شکل عراق کا اعلیٰ نظریہ		"دولہ کے دچاند" "دولہ کے کزرات"
74	5۔ روم اور دمشق کی تشکیل		
75	6۔ "مسطح" کے وقت عراق		
76	7۔ خاندان اور عاب کے نظریہ کی عراقی پر یلغار		"فرست کی جانشین" "اہلہ"
77			"کاشفہ"
78	8۔ خاندان کی جو بی عراق میں نظر کر رہی		
79	9۔ "دلیہ" میں خاندان کی جنگی حکمت عملی		"نیمہ"
80	10۔ "مستحضرہ"		
81	11۔ جو بی عراق میں خاندان اسامیہ کی دست		"ہائیں" "انبار"
82	12۔ "مستحضرہ"		
83	13۔ "مستحضرہ"		
	دوسرے اہل کی حج مکرر مستحضرہ و خاندان		

صفحہ	عنوان اسناد حوالہ	توضیح	عنوان کتاب
84		<u>14</u> شہداء و اہل کربلا	
		<u>15</u> سرسبز و خوشنظر	
85	» اُرشاد	<u>16</u> معرکہ کربلا	جنگ کربلا
			نبی و اہل بیت کے معرکے
86		<u>17</u> مئی اور فرانس کے معرکے	معرکہ کربلا
			خالد بن ولیدؓ کا عراق سے شام پہنچنا
67		<u>18</u> خالد کا عراق سے شام تک سفر	
88			2 خالد بن ولیدؓ کے عراق سے شام پہنچنا
89	» صحیح باقر	<u>19</u> عراق میں خالد کے معرکے	
90	» ایچ پی سی کے حوالے		3 معرکہ کربلا
91		<u>20</u> جنگ کربلا	
92		<u>21</u> معرکہ کربلا (1 اور 2)	
93	» اہل کربلا	<u>22</u> معرکہ کربلا (3)	4 معرکہ کربلا
94		<u>23</u> معرکہ کربلا (4)	
95		<u>24</u> معرکہ کربلا (5)	
96		<u>25</u> معرکہ کربلا (6)	
97		<u>26</u> سونے کی شمشیر کی بھاری	
98	» سواد	<u>27</u> سونے کی شمشیر کی دعا	
99	» کربلا » صلیب » شمشیر		معرکہ کربلا میں حکماء اور اہل کربلا
100	» کربلا » صلیب » شمشیر		
101		<u>28</u> اہل کربلا کے لئے عراق اور کربلا	
		عراق اور کربلا (خلافت راشدہ میں)	
102		<u>29</u> کربلا کے لئے دعا	
103		<u>30</u> کربلا کے لئے دعا	
104		<u>31</u> صلیب پر اسلامی بیچارے 32 رحم و شہادت	
105			دست دوم
105	» اہل کربلا		کا دہیا اور عراق کے لئے کربلا کے معرکے
106		<u>33</u> کربلا	1 جنگ کربلا
			اسلامی لشکر کا دہیا میں شامل ہونا
			اسلامی لشکر کا دہیا میں شامل ہونا
107	» شمشیر » شمشیر » شمشیر	<u>34</u> معرکہ کربلا کے لئے دعا	

صفحہ	عنوان کتاب	تفصیل	عنوان کتاب
108	عنوان کتاب	35۔ فقہ رحمہ اللہ کی 9 ویں آہ	اسلامی اہل فطرت و سیر کے اہل سنت اور ان کے محافظ
109		36۔ میدان 15، سید کریم 37، چاند ہادیانی ہجوم	
110		38۔ احمد انجیل کے قلم میں	پسلاؤں، آرامات
111		39۔ یمن کا جاسد پہلے، 40۔ یمن اہرامات	
112		41۔ یمن اہرامات، 42۔ یمن اہرامات	
113		43۔ یمن کے پہلے، 44۔ چاندوں کی چاندی	
114		45۔ یمن کا آئین اور چاندوں اور چاندوں کا قرار	دور اور ان آئینوں
115		46۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان	یمنیوں اور ان کے
116		47۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان	چاندوں اور ان کے
117		48۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان	3۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان
118		49۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان	2۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان
119		50۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان	4۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان
120		51۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان	
121		52۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان	5۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان
122		53۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان	یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان
123		54۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان	مسلمانوں اور ان کے
125		55۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان	ایمان کی سنی کا قادیان
126		56۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان	دوبہ سووم
126		57۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان	مسلمانوں اور ان کے
127		58۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان	1۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان
128		59۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان	ایمان کی سنی کا قادیان
129		60۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان	یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان
130		61۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان	یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان
131		62۔ یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان	یمن کے قادیان کے بعد یمن کا قادیان

صفحہ نمبر	عنوان کتاب	نقشہ	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
132	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
133	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
134	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
135	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
136	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
138	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
138	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
139	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
140	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
141	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
142	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
143	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
144	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
145	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
147	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
148	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
149	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
150	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
151	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
152	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
153	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
154	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر

صفحہ	موضوعات کتاب	نقشہ	موضوعات کتاب
155	» شرابان	54 آرمینیا اور آذربائیجان کی کتابت	
158	» چارچٹا		
157	» جمیل دان » کچھڑا سوو		
159	» ماوراء النہر » کردستان » پانڈز		6 باردارا کی کتابت
	» ترمین		
	» زرخ زادہ خواف » اسٹوٹن » ارمینا اور اوشیر		
160	» چگون » زرخ » ہست		
	» کابل » بکیر		
161	» بخارا » مقد		
	» سرکرد		
162	» کاش » طبرستان (کاشستان)		
	» پنجیس » اٹل		
163	» غورام (گندا) » طالقان » نصف		
164	» شاش » فرغانہ » کچر		
	» کاشان » کاشغر		
166			
168			
168		85 شام و لبنان (مہر)	نام پہنچ
169		86 اردن و فلسطین (مہر)	شام و فلسطین کی کتابت
170	» اردن » حمص » بقاء		1 آرمینیا کا نام نہ سارے برقیل سے نام
171	» دمشق		
172	» لبنان » جوبہ » جرات		2 شام کا آثار
	» اسکندریہ		
173	» بحیرہ روم » اقطاعیہ » دریائے نیل		بادشاہ کی کیفیت
	» عکا » حیفا		
174	» دریائے اردن » بحیرہ مردار » لہرچ		
175	» فرود کوہ		
176		87 جنگ مذ	
177	» فلسطین » انجیل کے سرزمین	88 عرب و اردن کی کتابت	
178			
179	» شام » اقلیہ کے آئینے میں		مسلمانوں کی تاریخ
180	» اقلیہ » فلسطین (اقبیل) » دست برد		روایات کی تاریخ

صفحہ	موضوعات کتاب	نقشہ	موضوعات کتاب
181	» بحیرہ قدیم		
182	» اُچڑا زین » باقلا (کلیا بیب)		فتح شام کے واقعات
183		» مسلمانوں کی شام پر فکرتی	
184		» اسلامی مسلمانوں کے عداوتیں	
185	» شرح المکر » نیربان		
186	» نہ تر (پاکیرا) » خردان » جہنم		
187	» طرہ (مانات) »		
188	» ملب » تول » درعا (اورعات) »		ماریوں کی سب سے بڑی لغات
189	» پکس » حسنس » دیاؤب »		
	» صیاد »		
	» فرق » خلیل » منڈیلچ (ماسرو) »		
	» لذ » ہنس » گلووس »		
	» جہنم جہنم » رنج »		
190	» بہت لمبوں میں صہاقتی کی نثر » پتھرین		
192		21. شام کی جنگوں سے پہلے اسلامی فتح کی کارروائیوں	
193	» صفر		3. مصر، ایتھوپیا
194		22. مصر کا ایتھوپیا (1)	
195		23. مصر کا ایتھوپیا (2)	
196		24. مصر کا ایتھوپیا (3)	
197		25. مصر کا مشرق	
198		26. اسلامی مسلمانوں کی فتح کی طرف فتح تدری	
199	» چاند تدری		4. مصر کی فتح و تدری
200		27. رومیوں کی تدریساں آء	
201		28. مصر کی فتح و تدریساں (2 اور 1)	
202		29. مصر کی فتح و تدریساں (3 اور 4)	
203		30. مصر کی فتح و تدریساں (5 اور 6)	
204		31. مصر کی فتح و تدریساں (7)	
205		32. فتح کے وقت و تدریساں کے رماز سے	
206		33. و تدریساں کا حاصر اور فتح	
207			5. مصر کی تدریساں
208		34. مصر کی تدریساں (1)	

صفحہ	ضمائم و حواشی	تعداد
209	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (2)	96
210	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (3 اور 4)	90-99
211	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (5 اور 6)	92-94
213	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (7)	93
214	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (8 اور 9)	94-96
215	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (10 اور 11)	96-98
216	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (12 اور 13)	98-100
217	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (14 اور 15)	100-102
218	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (16 اور 17)	102-104
219	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (18 اور 19)	104-106
220	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (20 اور 21)	106-108
221	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (22 اور 23)	108-110
222	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (24 اور 25)	110-112
223	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (26 اور 27)	112-114
224	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (28 اور 29)	114-116
225	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (30 اور 31)	116-118
226	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (32 اور 33)	118-120
227	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (34 اور 35)	120-122
228	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (36 اور 37)	122-124
229	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (38 اور 39)	124-126
230	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (40 اور 41)	126-128
231	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (42 اور 43)	128-130
232	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (44 اور 45)	130-132
233	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (46 اور 47)	132-134
234	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (48 اور 49)	134-136
235	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (50 اور 51)	136-138
236	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (52 اور 53)	138-140
237	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (54 اور 55)	140-142
238	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (56 اور 57)	142-144

صفحہ	عنوانات حوالہ	نوع	عنوانات کتاب
239	» دکنور » دمس		7 فتح اسکندر
240	» قسطنطنیہ » خلیج صیرا لومین		
242		107 لیبیا (ج ۱)	
243			باب اول فوجیات اسلامیکا دور امر صلیب (۱۰۷۱ء کی پہلی جنگی دور)
244	» یروشلم » فلان » زولج		1 نہد (لیبیا) اور صرب لیبی فوجیات کا طرہ
245	» طرابلس مغرب	108 یروشلم اور طرابلس کی فوجیات	2 طرابلس
246	» بمرت » صیرا » دزائن	109 طرابلس، ایجوڈا اور مراکش (ج ۱)	3 طرابلس، ایجوڈا اور مراکش کی فوج
247			
248	» منجہ » منجہ » خوج		
249	» قیروان، صلیب، رسول کا آوارہ رشتہ		
	» کزارست » قسطنطنیہ، طرابلس		
250			
251	» مراکش » العرب	110 طرابلس کی فوج	طرابلس کی فوج کی شہادت
252	» جنگ جودا	111 ایجوڈا اور مراکش کی فوج	فرمانچہ کی بنیاد اور مراکش کی از سر نو فوج
253	» قسطنطنیہ » مرقی بن سیر	112 مراکش کی فوج	باب ۱۱۲ امریکا (انگلیز) کی فوج
254			1 فوج امریکا، امریکا، امریکا
	» انکین » سید		فوج امریکا، امریکا، امریکا
	» گنجلہ » علیہ ایلیہ کا خط		
255			
256	» خلیفہ المظفر (جزیرہ)		
257		113 داریک کی جنگ	2 طارق بن زیاد کی جنگ
258	» جزیرہ انحرار		
259	» قرطبہ، اسلامی اندلس کا پیر، جو مسلمانوں نے فتح کیا		
260	» داریک، داریک کا خط		
261	» بنیاد، بنیاد اور طارق کا ایمان، فرود گاہ		داریک کا خط، داریک کا خط
	» مہمان، مہمان		
262	» انجیلیہ » انحرار		
263	» باختر » داریک، انحرار » داریک، انحرار		

صفحہ	عنوانات کتاب	نقشہ	عنوانات کتاب
264	3 مولیٰ، تیسری، لکھنؤ کی	114 فتح پور	
265			
266			
267			
268			
269			
270		115 سندھ اور سوات پور کی فتح	
271			
271			
272			
273			
274			
274			
275			
276			
277		116 کچھو، مہاراجہ کی جہاز کی ہمارا	
279			
280		117 بنگال اور اس کے وسیع تر فرس	
281		118 مہاراجہ کی جہاز کی ہمارا	
282			
283		119 فتح پور	
284			
285			
286			
287			
288		120 مہاراجہ کی جہاز کی ہمارا	

صفحہ	تفصیل
289	عزائمات عثمانی
290	ہجرت اسلامیہ از قیامت کا بیان
291	نور
292	خبریں انبیاء و ائمہ
293	کرمیہ
294	سیاحہ
295	طاعت (تاریخ)
296	فہرست
297	سفر (سیر) کا بیان
298	تہذیب (تہذیب) کا بیان
299	سفر (سیر) کا بیان
300	تہذیب (تہذیب) کا بیان
301	سفر (سیر) کا بیان
302	تہذیب (تہذیب) کا بیان
303	سفر (سیر) کا بیان
304	تہذیب (تہذیب) کا بیان
305	سفر (سیر) کا بیان
306	تہذیب (تہذیب) کا بیان
307	سفر (سیر) کا بیان
308	تہذیب (تہذیب) کا بیان
309	سفر (سیر) کا بیان
310	تہذیب (تہذیب) کا بیان
311	سفر (سیر) کا بیان
312	تہذیب (تہذیب) کا بیان

صفحہ	عنوانات حوالہ	توضیح	عنوانات کتاب
313		126 سلطنت عثمانیہ کی وسعت	
314		127 یورپ (جدید)	
315	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		3 ندرتانی نو حاکم کا سلسلہ جاری رکھتا ہے
316	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ	128 سلطنت عثمانیہ کے بعد میں	
317	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		4 سلطان مراد اول کی تخت حاکم
318	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		
319		129 عثمانیہ کے بعد (جدید)	
320	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		
321	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		
322	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		
323	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		
324	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		
325	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		5 باغچہ (جدید) کی تخت حاکم
326	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		
327		130 سلطنت عثمانیہ کے بعد (جدید)	
328			بابہ خود
328	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		سلطنت عثمانیہ کی بحالی اور نئی تخت حاکم
329		131 عثمانیہ سلطنت دور کا تخت حاکم	1 سلطان مراد اول کی تخت حاکم
330	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		شیخ مراد اول کا تخت اور تخت حاکم کے باقیوں اس کا تخت حاکم
331		132 عثمانیہ سلطنت مراد اول کی تخت حاکم کے تخت	2 سلطان مراد اول کی تخت حاکم
332	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		
333	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		
334	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		
335	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		عثمانیہ کی تخت حاکم کے تخت کے لیے یورپ کی
336	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		دوسری تخت حاکم

صفحہ	عنوانات کتاب	نقشہ	عنوانات حوالہ
337		133	الہامیہ (ج ۱)
338			
338	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح
339		134	قسطنطین اور بازنطینی سلطنت
340	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح
341			
342		135	قسطنطین اور بازنطینی سلطنت
343			
344			
345			
346			
348			
350			
351			
352			
353			
354		136	قسطنطین اور بازنطینی سلطنت
355			
356			
357			
358			
359			
360			
361		137	قسطنطین اور بازنطینی سلطنت
362			

صفحہ	تقریب	عنوانات و مآخذ
363	فتح ملتان و فتح روضا	== سلاویجا == ایسٹریا == کروشیا
364		== لیچنٹو == ڈراڈو
364	باب چہارم:	
364	سلطنت عثمانیہ کا روضا	
365	1 سلطان سلیم اول اور لوطیات شرقی ارجی	
366	138 سلطنت عثمانیہ سلیم اول کی تخت نشینی کے وقت	== شہریز == مغربی سلطنت
367	139 ایشیا 1520ء میں	
368	سلطان سلیم اور ممالک کی اتحاد آراہی	== پالادیان == فاروس
369	(مصر میں ریت و این)	
370	2 طام افسر اور ملکا کا طاقت عثمانیہ جس انعام	== مریت و این ==
371	چاڈ کا طاقت عثمانیہ جس انعام	== صلیب ==
372	140 سلطنت عثمانیہ سلیم اول کی وفات کے وقت	== طائر کی جموں کی تعداد ==
373	3 سلطان سلیمان ثانی اور اس کی وفات	== عثمانی شہر کی ادنیٰ تالی کی نگاہ سے ==
374	روضہ اور شہر کی فتح	== عباسی روضہ == شہر فارس کی دروازہ سے
375	فتح سوڈان کے بعد کی عثمانی مہمات	== جنگ سوڈان ==
376		== یلع چاڈ == چارلس پنجم
377	141 برصغیر سلیمان اعظم کی وفات کے وقت	== افسر == یلڈا
378	142 مراد ثالث کے عہد میں اطالیہ کی ولایت	
379	4 عربوں اور نجد العربیہ پارہ رسا کی فوجی فتوحات	== الجزائر == پارہ رسا اور بیاضی مسلمان
380		== اترانز == کیردوان پاشا
381	143 بر اعظم افریقہ 1506ء میں	== چارلس پنجم ==
382	144 پارہ رسا کی فوجی مہمات	== فارس کے کھنڈے تک پہنچے ==
383		== قرمانان و قرمانان == صادر عثمان
384	145 عثمانی سلطنت سلیم ثانی کے عہد میں	
385	فتح قبرص	== قرمان خانی کی فوجی فتح پر بظاہر ==
386	فتح مینکو	== گراہی == چارلس پنجم اور اس کی وفات
		== ہیک == ڈوک

صفحہ	تاریخ	عنوانات کتاب
387	۱۱۳۱ھ = ۱۷۱۸ء	۱ سلطان مراد اول کی فتوحات
388	۱۱۳۲ھ = ۱۷۱۹ء	۲ سلطان مراد اول کی فتوحات
389	۱۱۳۳ھ = ۱۷۲۰ء	۳ سلطان مراد اول کی فتوحات
390	۱۱۳۴ھ = ۱۷۲۱ء	۴ سلطان مراد اول کی فتوحات
391	۱۱۳۵ھ = ۱۷۲۲ء	۵ سلطان مراد اول کی فتوحات
392	۱۱۳۶ھ = ۱۷۲۳ء	۶ سلطان مراد اول کی فتوحات
393	۱۱۳۷ھ = ۱۷۲۴ء	۷ سلطان مراد اول کی فتوحات
394	۱۱۳۸ھ = ۱۷۲۵ء	۸ سلطان مراد اول کی فتوحات
395	۱۱۳۹ھ = ۱۷۲۶ء	۹ سلطان مراد اول کی فتوحات
396	۱۱۴۰ھ = ۱۷۲۷ء	۱۰ سلطان مراد اول کی فتوحات
397	۱۱۴۱ھ = ۱۷۲۸ء	۱۱ سلطان مراد اول کی فتوحات
398	۱۱۴۲ھ = ۱۷۲۹ء	۱۲ سلطان مراد اول کی فتوحات
399	۱۱۴۳ھ = ۱۷۳۰ء	۱۳ سلطان مراد اول کی فتوحات
400	۱۱۴۴ھ = ۱۷۳۱ء	۱۴ سلطان مراد اول کی فتوحات
401	۱۱۴۵ھ = ۱۷۳۲ء	۱۵ سلطان مراد اول کی فتوحات
402	۱۱۴۶ھ = ۱۷۳۳ء	۱۶ سلطان مراد اول کی فتوحات
403	۱۱۴۷ھ = ۱۷۳۴ء	۱۷ سلطان مراد اول کی فتوحات
404	۱۱۴۸ھ = ۱۷۳۵ء	۱۸ سلطان مراد اول کی فتوحات
405	۱۱۴۹ھ = ۱۷۳۶ء	۱۹ سلطان مراد اول کی فتوحات
406	۱۱۵۰ھ = ۱۷۳۷ء	۲۰ سلطان مراد اول کی فتوحات
407	۱۱۵۱ھ = ۱۷۳۸ء	۲۱ سلطان مراد اول کی فتوحات
408	۱۱۵۲ھ = ۱۷۳۹ء	۲۲ سلطان مراد اول کی فتوحات
409	۱۱۵۳ھ = ۱۷۴۰ء	۲۳ سلطان مراد اول کی فتوحات
410	۱۱۵۴ھ = ۱۷۴۱ء	۲۴ سلطان مراد اول کی فتوحات
411	۱۱۵۵ھ = ۱۷۴۲ء	۲۵ سلطان مراد اول کی فتوحات
412	۱۱۵۶ھ = ۱۷۴۳ء	۲۶ سلطان مراد اول کی فتوحات
413	۱۱۵۷ھ = ۱۷۴۴ء	۲۷ سلطان مراد اول کی فتوحات
414	۱۱۵۸ھ = ۱۷۴۵ء	۲۸ سلطان مراد اول کی فتوحات
415	۱۱۵۹ھ = ۱۷۴۶ء	۲۹ سلطان مراد اول کی فتوحات
416	۱۱۶۰ھ = ۱۷۴۷ء	۳۰ سلطان مراد اول کی فتوحات
417	۱۱۶۱ھ = ۱۷۴۸ء	۳۱ سلطان مراد اول کی فتوحات
418	۱۱۶۲ھ = ۱۷۴۹ء	۳۲ سلطان مراد اول کی فتوحات
419	۱۱۶۳ھ = ۱۷۵۰ء	۳۳ سلطان مراد اول کی فتوحات
420	۱۱۶۴ھ = ۱۷۵۱ء	۳۴ سلطان مراد اول کی فتوحات
421	۱۱۶۵ھ = ۱۷۵۲ء	۳۵ سلطان مراد اول کی فتوحات
422	۱۱۶۶ھ = ۱۷۵۳ء	۳۶ سلطان مراد اول کی فتوحات
423	۱۱۶۷ھ = ۱۷۵۴ء	۳۷ سلطان مراد اول کی فتوحات
424	۱۱۶۸ھ = ۱۷۵۵ء	۳۸ سلطان مراد اول کی فتوحات
425	۱۱۶۹ھ = ۱۷۵۶ء	۳۹ سلطان مراد اول کی فتوحات
426	۱۱۷۰ھ = ۱۷۵۷ء	۴۰ سلطان مراد اول کی فتوحات
427	۱۱۷۱ھ = ۱۷۵۸ء	۴۱ سلطان مراد اول کی فتوحات
428	۱۱۷۲ھ = ۱۷۵۹ء	۴۲ سلطان مراد اول کی فتوحات
429	۱۱۷۳ھ = ۱۷۶۰ء	۴۳ سلطان مراد اول کی فتوحات
430	۱۱۷۴ھ = ۱۷۶۱ء	۴۴ سلطان مراد اول کی فتوحات
431	۱۱۷۵ھ = ۱۷۶۲ء	۴۵ سلطان مراد اول کی فتوحات
432	۱۱۷۶ھ = ۱۷۶۳ء	۴۶ سلطان مراد اول کی فتوحات
433	۱۱۷۷ھ = ۱۷۶۴ء	۴۷ سلطان مراد اول کی فتوحات
434	۱۱۷۸ھ = ۱۷۶۵ء	۴۸ سلطان مراد اول کی فتوحات
435	۱۱۷۹ھ = ۱۷۶۶ء	۴۹ سلطان مراد اول کی فتوحات
436	۱۱۸۰ھ = ۱۷۶۷ء	۵۰ سلطان مراد اول کی فتوحات

صفحہ	مواضع و اشارات	تفصیل	مواضع کتاب
438			خبر عرائش کا سپہ سالار
440	■ غنیمت		عزرائیل کی قدامت کے بعد
441			مہر ویت نامی ہلاکت
			زنگی کے چھوٹی لہجہ
			طیارہ اور مقامات اعلیٰ
442	■ واقعہ (یا فوج)		جنگل اور دور دورہ میدان
444	■ انکھار یہ بھی دیکھیں کی طاقت اور ان کی آگاہی		خبر عرائش کے چھوٹی لہجہ
446			مہر ویت نامی ہلاکت
450			طیارہ اور مقامات اعلیٰ
456			جنگل اور دور دورہ میدان
459	■ مہر ویت نامی ہلاکت	191 مہر ویت نامی ہلاکت	مہر ویت نامی ہلاکت
461			مہر ویت نامی ہلاکت
			مہر ویت نامی ہلاکت
462			مہر ویت نامی ہلاکت
463			مہر ویت نامی ہلاکت
464			مہر ویت نامی ہلاکت
465	■ افراتفری و ستم اور سرب		مہر ویت نامی ہلاکت
466			مہر ویت نامی ہلاکت
468			مہر ویت نامی ہلاکت
469			مہر ویت نامی ہلاکت
471	■ خوش (خوش)		مہر ویت نامی ہلاکت
472			مہر ویت نامی ہلاکت
473			مہر ویت نامی ہلاکت

صفحہ	عنوانات حواشی	تقریب	عنوانات کتاب
474	■ گنگوہی کا فنر		انٹرویو بے پناہی نظروں کی پادری اور خطبہ اسلام کی چیلنج
475	■ اپرلین سلطنت		پرتل راول فہم مردم کی کالی پانی کی ظہیر من مصر پر ایرانی فہم
477			سرکئی کا فوراہ پرتل کی جال پرتل ایرانی دارالحکومت میں
478	■ فیروز کسرئی		اسلامی فوہام اور دوسری کی پانی پرتل اور اس کی اودا دکا احسام
479			پرتل سلطنتی پتہ کا فاکر
480			پرتل کی کورائی کا فاکر
481			سلطنت
482	■ ساترپہ اسکندریہ		سلطنت پر رشتہ کا پتہ فہم پرتی شاہدہ رشتہ اسکندریہ ساترپہ
483	■ پانی		ساترپہ سلطنت پرتل سے سبز کردی
484	■ عتہ و دل کوٹل		آرٹھ پتہ پانی اور سلطنت کی راول پرتی
485			فہم پرتل کا آواز کا فہم اور اس کے مقامات
487			پرتل کا فہم
488	■ عربی سل		پرتل کی آواز کا فہم اور اس کے مقامات
489	■ لادہ		پرتل کا فہم
490			پرتل کا فہم

عرض ناشر

اسلام آفاقی دین ہے۔ اس کی تعلیمات، گہی، خاص اور غلیہ، توحید پر استوار ہیں۔ اگرچہ سائن انبیاء علیہ السلام ہی کی تبلیغ کرتے رہے، تاہم ان کے پیروکاروں نے اللہ کے دین میں تحریف کرتے ہوئے کفر و شرک کی راہ اپنائی۔ پھر نئی آفرائیاں حضرت محمد ﷺ کے ذریعے سے دین اسلام کی تکمیل ہوئی اور اب یہ دین قیامت تک نئی نوع انسان کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے۔

نبی ﷺ کی سربراہی میں سن ۶ ہجری 622ء میں جو اسلامی ریاست قائم ہوئی، وہ تاریخ انسانی کا ایک بے مثال تجربہ خانہ کفر و شرک کے طمرہ داروں نے ریاست مدینہ کو طعنت کرتے کی اپنی ہی کوششیں کیں اور بارہاں شہر مقدس پر لشکر کشی کی مگر وہ آؤنی دھو، جو بڑھ ریدہ کی کیا گیا تھا وہ اپنا ہو سکے یا نہ نبی ﷺ اور آپ کے سچے پیروکاروں کے لیے اخروی ایمان کا باعث بننا یا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی سے فرمایا تھا:

﴿يَرْفَعُ اللَّهُ لِنَبِيِّكَ فَخْرًا لَا يَرُدُّهُ عَلَيْهِ وَلِلَّهِ فَخْرُ كُلِّ شَيْءٍ وَكَذَلِكَ جَاءَ الْكُفْرُ وَالْإِسْلَامُ ۝﴾

”وہ (کافر و شرک) چاہتے ہیں کہ اپنے منہ (کی پھونکوں) سے اللہ کے نور کو بجھا دیں جبکہ اللہ اپنے نور کو مکمل کر کے رہے گا، خود کفار ناپسند کریں۔“^۱

خاتم امتحین ﷺ کی دس برسوں پہ محیط مدنی زندگی کے پہلے پانچ سال کفار کی عیوش کے مقابلے میں اسلام اور اہل اسلام کا دفاع کرتے ہوئے گزرے اور آخری پانچ سال اسلام کے بچنے اور تقویٰ و شوکت کے سال گزرے۔ اس دوران میں جد (2ھ)، ادا (3ھ) اور احزاب (6ھ) کے تاریخی سر کے چٹے آئے۔ 6ھ میں یہودیوں کا گڑھ خیبر فتح ہوا اور فتح الاول 8ھ میں مدینہ (اردن) کے مقام پر جنگی ردیوں اور ان کے باغی و سرکشی فسطائوں کے خلاف دینی جنگ لڑی گئی کیونکہ کفر و جھٹیل بن عمر و سنانی نے سفیر نبوت، عاتق بن حیرہ اڑی ٹیٹو کو شہید کر دیا تھا۔ یہ تاریخ انسانی کا عجیب ترین محرکہ تھا۔ تین ہزار چار سو لاکھ کے لشکر جرار کا مقابلہ کر رہے تھے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کے تین پہ سالار یکے بعد دیگرے شہید ہوئے اور پھر خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمال دانائی سے لشکر اسلام کھلا اتے ہوئے پیچھے لے آئے اس ایمان افروز معرکہ کے نئے کفار پر مسلمانوں کی دھماک مٹا دی۔ اس کے چار ماہ بعد عرب کا مرکز کعبہ جو کیا اور پھر قبائل عرب یکے بعد دیگرے اسلام قبول کرتے چلے گئے۔ اگلے سال 9ھ میں جب شمال کی طرف سے ردیوں کے حملے کا خطرہ درپیش تھا تو غزوہ تبوک میں ایک بار پھر اسلامی شان و شوکت کا اظہار ہوا اور مسیحی رومی مسلمانوں کے مقابلے میں آئے کی جرأت نہ کر سکے۔

فتح الاول 11ھ میں نبی اکرم ﷺ نے رحلت فرمائی تو خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بڑے ہمنامے عرب میں اٹھنے والے فتنہ اولہ ۱ کے استبدال کا مسئلہ درپیش ہوا۔ اس کے باوجود انھوں نے نبی ﷺ کے آثار و فکر اسلام کو شام کی حاسب ردیوں کے مقابلے میں روا نہ فرمایا جو آپ ﷺ کے عرب کی شہادت کے پیش نظر مدینہ کے باہر رکھ دیا تھا۔ یہ لشکر مظفر منصور ہو کر پانچویں دن بعد غاصبہ دانی قہمت اور قیادوں کے ساتھ مدینہ پہنچا۔ ابو بکر صدیق حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حروب اولہ کو سے فارغ ہوئے تو ان کے ہاتھ لڑائے انھیں عراق پر لشکر کشی کا حکم دیا جو ان بڑوں سلطنت

فارس میں شامل تھا) کیونکہ مشہور و معروف فارس خسرو پرہز نے چند سال پہلے ہی ۱۱۸۵ھ کا وفاتی خط لکھ کر اسلامی سلطنت پہنچایا تھا۔ یوں فارس کے ماسانی اور قسطنطنیہ کے رومی حکمران اسلام اور اہل اسلام کے خلاف جارحانہ عزائم رکھتے ہوئے نور اسلام کے فرش میں بہت بڑی کاوت تھے اس لیے ان و اہل طاقتوں کے خلاف مساکر اسلام کی فوجیں قدمی کا جواز پیدا ہو گیا تھا۔

ایک بار جب اسلامی عساکر نے فارس (ایران) اور روم و خاندان کی طرف پیش قدمی کی تو پھر آگے ہی آگے بڑھتے چلے گئے اور ان کے قدم کہیں نہ رکے۔ روم، ایٹلیا، یونان اور قادیسہ کے قبضہ کن حکمرانوں میں مسلمانوں کی فوجاوت نے تمام قسطنطنیہ اور عراق و فارس کے ممالک سے مسلمانوں کے لیے کھول دیے۔ پھر مسلمان ایک طرف سیستان و خراسان اور آرمینیا و آذربائیجان میں داخل ہوئے تو دوسری طرف مصر و لیبیہ، طرابلس اور آفریقیہ فتح کرتے ہوئے بحر ہند و فارس کے ساحل (مراکش) تک پہنچے۔ اور پہلی صدی ہجری ختم ہونے میں انہی سات آٹھ سال باقی تھے جب اسلام کے پچھتر مشرق میں بادشاہ، قسطنطین اور ملتان سے لے کر مغرب میں جزیرہ نمائے آئی بیہ، با (اندلس و پرتگال) اور جنوبی فرانس تک پہنچا رہے تھے حتیٰ کہ وسطی فرانس میں جنگ تورز (۱۱۴۰ء ۱۱۴۱ء) میں امیر مہارٹن فاطمی کی شہادت سے مسلمانوں کے چوس کی طرف بڑھتے ہوئے قدم رک گئے۔ ایک مغربی مؤرخ لکھتا ہے کہ اگر جنگ تورز میں مسلمان فتح پا جاتے تو آج چوس اور لندن کے گرجوں میں گھنٹیاں بجتے کے بجائے اذانوں کی صدا سنیں ہلند ہوئیں۔

پھر تیسری صدی ہجری میں مسلمانوں نے پھر روم کے بڑے کریم، مقدانیہ (مسلمی)، جزائر یونان، ماروینیا، مالٹا اور جنوبی اٹلی فتح کر لیے۔ اس طرح تمام دیشیں مارا پھیرا روم اسلامی جہزی بیڑوں کی جولا گاہ بن گیا۔ پانچویں صدی ہجری کے اواخر میں یورپی عسائیوں نے بیت المقدس (یروشلم) کی بازیابی کے نام پر مسیحی جنگوں (۱۰۹۵ء-۱۲۹۱ء) کا آغاز کیا اور دو مائیں تمام اور قسطنطنیہ پہنچا بیٹھ گئے، تاہم سلطان نورالدین زنگی، صلاح الدین ایوبی، ملک اکمل، رکن الدین بھروس اور سیف الدین قلاوون نے انہیں بتدریج ان علاقوں سے نکال باہر کیا، پھر جس سلطان صلاح الدین ایوبی کا جنگ طین (۵۸۳ھ-۱۱۸۷ء) میں مائیں اور فتح کے بعد بیت المقدس کو مسیحی قبضے سے چھڑانا ایک سبے مثال کارنامہ تھا۔

فوجاوت کا تیسرا دور ساتویں صدی ہجری کے اواخر میں اناطولیہ (ترکی) میں سلطنت عثمانیہ کے قیام کے ساتھ شروع ہوا اور دیکھتے دیکھتے ترکان عثمانی درہ و دیال پار کر کے یورپ میں دریائے ڈینیوب تک پہنچ گئے اور بلغاریہ، مقدونیہ، البانیہ، کوسو، سربیا اور رومانیہ میں اسلام کا پرچم اُہرائے لگا۔ نصف صدی بعد ۸۵۷ھ-۱۴۵۳ء میں سلطان محمد فاتح نے قسطنطنیہ فتح کر کے فیرا ہزار سال سے قائم رومی سلطنت کا خاتمہ کر دیا۔ اس جہزی سلطنت نے کریمیا، آذربائیجان، یونان، بولاچنا (رومانیہ)، بوسنیا و ہرزیگووینا اور یونانی جزائر کی فتح کر لیے۔ اور اٹلی ایک صدی کے اندر اندر مالڈیو، کروشیا، سلاویچیا، قبرص، اردوس، ہنگری، شام، فلسطین، اردن، مصر، عراق، لبنان، عراق، طرابلس الغرب (لیبیہ)، بحرین، تیونس، الجزائر، مراکش، موریتانیہ، مالی، موروان، ممالیہ، یوڈو (ناجیبریا)، باکیوئی (ایچاڈ) اور سہارہ (مشرقی کینیا) سلطنت عثمانیہ میں شامل ہو گئے۔ یوں خلافت عثمانیہ دنیا کی سب سے بڑی سلطنت بن گئی۔ اس سے پہلے ترکان کی دوسری جنگ (۱۱۹۲ء) میں پرتغوی راج کو شکست دے کر سلطان شہاب الدین توری نے شمالی ہند میں اسلامی سلطنت قائم کر لی تھی جبکہ ایک صدی بعد جنوبی ہند میں اسلامی عساکر کی فوجیں قدمی سے دارنگ (وکن) تک اسلامی پرچم اُہرائے لگا تھا۔

اسلامی اوقات کی یہ ایک بڑا رسالہ تاریخ مسلمانوں کی کامیابیوں اور کامیابیوں کا دریا کا دریا ہے جو عالم اسلام کے ہر فرد و بشر کے دل میں دھول پیدا کرتا ہے۔ اس سلسلہ کے ان ادوار کی تاریخ مؤرخین نے اپنے اپنے انداز میں رقم کی ہے مگر کچھ عرصہ پہلے تک اسے قدیم و بدیدہ نگین نقوش کے ساتھ پیش کرنے کی کوئی کوشش سامنے نہیں آئی تھی۔ یہ شرف سب سے پہلے شام کے فاضل و کوشش نگار رشیدی اور عثمانی نقاد کو حاصل ہوا جنہوں نے اٹلس التاريخ العربی الاسلامی تیار کی جو دار الفکر (دمشق) کی طرف سے شائع کی گئی۔ اس کے بعد ان کی دو اور اٹلسیں مظهر عام پر آئیں جو دار الاسلام (اریض)۔ لاہور نے اردو میں اٹلس القرآن اور اٹلس سیرت نبوی کے نام سے شائع کیں۔ ان میں فاضل مفتاح حسن کارائی کے قلم سے اضافی توضیحات و تشریحات خاصے کی چیز ہیں۔ دارالاسلام کی شائع کردہ ان دونوں اٹلسوں کو اردو خواں شائقین نے باقاعدہ ہاتھ لیا اور یہ اس ادارے کی بہت محنت و کتب میں شمار ہوتی ہیں۔

نگین نقوش کے ساتھ تاریخ پیش کرنے کا دوسرا درجہ کا کام اسٹاذ احمد عادل کمال اللہ کی عربی تہذیب اٹلس الفتحاحات الاسلامیہ ہے جسے دارالاسلام (قاہرہ و اسکندریہ) نے 1425ھ و 2005ء میں شائع کیا۔

اسٹاذ احمد کمال قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ ان کا اسلامی تاریخ سے شغف ہے۔ انھوں نے حکومت کے مختلف اعلیٰ مناصب پر کام کیا اور ساتھ ساتھ اسلامی تاریخ کے حوالے سے مسلسل کام کرتے رہے۔ سب سے پہلے انھوں نے قاہرہ کی اٹلس عربیہ کی جس میں اس قدیم شہر کی تاریخ کے ساتھ ساتھ اس کے مکمل نقشے شامل کیے اور اس کی خوبصورت تصاویر شائع کیں۔ یہ اٹلس بلاشبہ قاہرہ کی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے بڑی مفید چیز ہے۔ اس کے علاوہ ان کی اسلامی تاریخ کے حوالے سے مجموعہ کتابیں الطریق، البی، العدائن، الشادسیہ، مسعود، السعدان و نہایة الدولة الساسانیة، الطریق (ای) دمشق اور للفتح الاسلامی، المعصر ہیں۔ انھوں نے بعض صحیحہ پرگرام بینک کے حالات زندگی پر بھی کتب تالیف کیں۔ میرے نزدیک ان کا سب سے اہم کام اٹلس الفتحاحات الاسلامیہ ہے۔ فاضل مؤلف کو ان کی علمی، ادبی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف کے طور پر مصری حکومت کی جانب سے متعدد انعامات اور میڈلز سے نوازا گیا۔

راقم دہا کے مختلف ممالک میں گھومنا جاتا ہے۔ میں کاروباری معاملات کے لیے مختلف ملک معزز یا مکتبات میں جاتا رہا ہوں۔ وہاں میرا زیادہ تر کام ناؤر کتب کی تلاش ہوتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ کئی کون کی کتاب آئی ہے۔ دارالاسلام (قاہرہ) کے ساتھ میرا تعلق بڑا پرانا ہے۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ دونوں اداروں کے ناموں میں مکمل مماثلت پائی جاتی ہے مگر دارالاسلام (قاہرہ) کی تاریخ قدرے پرانی ہے۔ اس کے مالک محترم عبدالقادر محمد ریویر سے ذاتی دوست ہیں۔ کم و بیش دس سال سے قائم یہ دوستی وقت کے ساتھ ساتھ گہری ہوئی ہے۔ اس مدت میں کئی ہی بار ان سے ملاقات رہی۔ "قاہرہ ایک فلیئر" بلا فیلڈ ایسٹ کا سب سے بڑا کتاب میلہ ہوتا ہے۔ ہر سال جنوری کے آخر میں 4 دن کے لیے منعقد ہونے والا ایک سٹراٹےژس بڑے امریکی میں لگتا ہے کہ آدھی چلتے چلتے تھک جاتا ہے کہ ان کی دنیا سے تعلق رکھنے والے خوب جانتے ہیں کہ مصری قوم بڑی کثرت سے کتابیں پڑھتے ہوتی ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اندازاً چھ لاکھ افراد اس کتاب میلے میں شرکت کے لیے ہزاروں آتے ہیں۔

گزی 14 ہزاروں میں 70 سے 75 لاکھ شائقین اس میلے کو دیکھتے ہیں۔

دارالاسلام (قاہرہ) بھی اس کتاب میلے میں شرکت کرتا ہے اور اس کی کوشش ہوتی ہے کہ ہر سال اس موقع پر کئی کئی کتب پیش کی جائیں۔ اس میلے میں دارالاسلام کے نمائندے جارا تھ ہوتے ہیں جن میں کلیمینز کی امداد و سونے زیادہ ہوتی ہے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ کتاب میلہ

کتنا بڑا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں اس سلیک یا تنگ نظر کرتے ہیں اور جاہل سیکڑوں کی تعداد میں دنیا بھر کے مشرین ہزاروں تک نہیں جھپٹ کر تے ہیں۔ میں نے بڑی سی میں فریکٹس کتاب سلیک کے اندر ہر وہ کتاب سلیک سے بڑا دیکھا ہے۔ استاد عبدالقادر کا ایک مدت سے کتابوں کے کاروبار سے منسلک ہیں۔ یہ اس میں شام کے مشہور شہر حلب کے رہنے والے ہیں جو دمشق کے بعد شام کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ اس نسبت سے وہ علمی ہیں۔ حلب کے علماء خاصے مشہور ہیں۔ خواجہ صورت گور سے چنے رنگ کے عبدالقادر ہرچہ 58 سال کے کنگ کنگ ہوں گے گراہنی غر سے کہیں کم دکھائی دیتے ہیں۔ انھوں نے 1973ء میں نشر و اشاعت کا آغاز حلب میں شروع کیا۔ ان کے سامنے اسلامی کتب کی نشر و اشاعت اور اسلامی مکتبہ کے کاغذات مقصود تھا۔ 1980ء میں دور یا (شام) میں دائیں بازو سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے مہینہ دو ہجرت کر دیا گیا۔ جب ہزاروں کی تعداد میں لوگ پناہ یمن مذہب اور عقیدہ دینا کر محنت مراکب کو ہجرت کر گئے۔

بلاشبہ یہ دور نہایت مشکل تھا۔ استاد عبدالقادر بھی وہاں سے اپنا دین اور عقیدہ دینا کر تھا۔ وہ سلیک آئے اور اس شہر نے ان کے لیے اپنے بازو دار کر دیے۔ یہاں اپنی ٹوٹی چھوٹی تجارت کو انھوں نے نئے سرے سے شروع کیا اور انتھک محنت اور خدا و خدا سے توفیق کی بنا پر چند برسوں میں ان کا شمار مصر کے ممتاز کاروبار میں ہونے لگا۔ پہلے مرحلے میں حلب میں شائع شدہ کتب کو دوبارہ شائع کیا گیا۔ قارئین کی زمین علمی لحاظ سے بڑی زرخیز ہے۔ یہاں آپ کو کتب خانہ عالم میں گئے۔ چاند بازہ کا شمار بلاشبہ دنیا کی بڑی اور قدیم ترین جامعہ میں ہوتا ہے۔ یہاں ایک لاکھ سے زائد طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ بد قسمتی سے وہاں کے حالات اور ظروف ایسے ہیں کہ بیشتر طلبہ، اسکے پیر سے سنت نبوی سے محروم ہیں۔ جی کلاس میں یہ طلبہ مشہور ہے کہ مصر کے علماء کو تین چیزیں معاف ہیں: ڈاکٹر کی اسکرٹ اور ام کلثوم۔

اب الحمد للہ یہاں کتاب و سنت کی وحوت کے نتیجے میں بڑا انقلاب آ چکا ہے۔ مذکورہ قاضی صاحب کم ہوتی ہیں۔ مشہور مفتی ام کلثوم کا محض نو چکا ہے۔ پبلک مقامات پر سگریٹ چٹا گیا جاتا ہے۔ اور علماء نے اب اپنی فاضل رکھ لی ہیں۔ واصل جن حالات سے مصر کے لوگ اگڑے ہیں، اقدس حال لوگ خوب سمجھتے ہیں کہ ان کی ہجرت یوں کیا تھیں۔ بہر حال آج کل بلکہ کئی برسوں سے یہاں امن و سکون ہے۔ ہم وارا سلام (قاہرہ) کی بات کر رہے تھے کہ چند برسوں کے بعد اس ادارے نے بڑی بڑی کتابیں شائع کرنا شروع کر دیں جن میں اہم اور بڑی کتب: دینی کے رسائل شامل تھے۔ 2004ء میں اٹلس القاہرہ بڑی شان و شوکت سے شائع ہوئی۔ فاضل مؤلف نے اس کے ساتھ ساتھ اٹلس الفتوحات، الإسلامیہ کی تیاری بھی شروع کر دی تھی۔

اس کام پر کم از کم 8 سال لگ گئے۔ ہر محضرت اس کام کی ہدایتوں سے آگاہ ہیں و خوب جانتے ہیں کہ کتنا مشکل اور صبر آزما کام ہے۔ بہر حال 2005ء میں یہ خواجہ صورت کتاب شائع ہو کر قاہرہ کو کتاب سلیک میں جھپٹ کر دی گئی اور پھر چندی میری نظر اس ٹکس پر پڑی جبکہ میری حالت تو یہ ہے کہ میں خود کتابوں کا دیوان ہوں۔ خواجہ صورت کتابیں میری کروری ہیں۔ میری زندگی کا ایک اصول ہے کہ اگر میں کسی بھی کتب خانہ میں داخل ہو جاؤں تو لازماً وہاں سے کوئی نہ کوئی کتاب خرید کر لے آؤں۔ میرے لیے ممکن ہی نہیں کہ اس لیے ٹکس پر قابو پاؤں اور کتاب نہ خریدوں۔ کتنی عرصہ دینا ہوا کہ مجھے یقین میں ایک خانہ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں کتب خانہ کی زبان میں تھی جن کا ایک لاکھ لکھی تھیں آتا کہ میری حالت یہ تھی ہے کہ علیے اس کتاب کا خواجہ صورت سے آؤ گے۔ اس کا کاغذ بڑا اچھا ہے۔ اس کی پختہ اور اس کی کنگ بگ بڑی عمدہ ہے۔ چلیے آؤ شلوں کو دکھائیں گے۔ اور پھر میں لازماً کتب خانہ لے آؤں۔ سفر سے واپس آج پر میرے سامان میں سب سے زیادہ کتب ہوئی ہیں۔ اٹلس الفتوحات اور اسلامیہ

کو دیکھا تو میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔ میں نے رات ہی ان کتاب شروع سے آتھیک، کچھ ڈاکا، کھینچے دیکھنا چاہا کیا۔ دراصل مجھے تاریخ سے محبت ہی نہیں عام میں عشق ہے۔ میں تو درمیان اپنے ان کاپدین کو دیکھتا ہوں جنہوں نے اسلام کے پرچم کو سر بلند رکھا اور پندسویں و شصت کے جھنڈے کاڑھے۔ میں مئی 1986ء میں پہلی مرتبہ ترکی اور شام گیا تھا۔ دمشق سے حلب اور حماہ کا راستہ طے کرتے ہوئے چشم قصور میں اسلامی لشکر کو مسلسل آگے بڑھتے دیکھ رہا تھا۔ میں تو ان راہوں کی صداں میں تھا جہاں سے چاہدین کر رہے اور لوگوں کو امن و سلامتی کا پیغام دیتے ہوئے مسلسل آگے بڑھتے چلے گئے۔

محترم قارئین! میں انسان نہیں لکھ رہا ہوں۔ یہ میرے دل کی آواز ہے۔ میری اسلامی تاریخ نوی خوبصورت ہے۔ میرے اسلاف نے دین محمدی کو پھیلانے کے لیے بے شمار قربانیاں دیں۔ انھوں نے اپنا آرام اور سکون بچ کر طاقت کو ملیا سیٹ کر دیا۔ میں یہ دعویٰ نہیں کروں گا کہ میری اس دان سے خود بخود کئی کئی قومیں تو حیات اسلام پر مائل بن گئیں مگر یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ اس رات سونے کے لیے بستر پر لیٹا تو میں اس بات کا حیرت کر چکا تھا کہ اردو جاسنے والوں کے لیے اس کتاب کو اردو میں شائع کرنا میرے اوپر فرض ہے۔ میں اپنی فوجوں کو اپنے اسلاف کی قربانیوں سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں اور پھر میں نے اپنی خود غرضی کا اظہار اپنے بھائی اور عزیز محمد القادر بکار سے کیا اور ان کے صدور دفتر میں بند کر دیا۔ بے خدائکرات کیجئے۔ مجھے خوب معلوم ہے کہ ترجمے کا کام کوئی آسان نہیں ہے۔ بلا امتحان طلب اور صبر آزا کام ہوتا ہے۔ حقوق کے سلسلے میں میرے مطالبات بڑھتے چلے گئے۔ اور پھر برادرس اور اہل حق و باطل کی مرموری تھی۔ میرے دلائل کافی محرقہ کی تھے۔ میں نے ظہیر رقم کی پیشکش کر دی تاکہ وہ کارڈ کر سکیں۔ بالآخر غرضیوں نے غصہ کے بعد ایک معاہدہ طے پا گیا۔

دارالسلام (الریاض۔ لاہور) کے سامنے کچھ حتما میں، کچھ عزائم ہیں جن کی تکمیل کے لیے وہ دن رات کام کر رہا ہے۔ اور وہ یہ ہیں کہ ہم اپنی نسلوں کو کتاب دست پہنی لڑ چکر اہم کرنا چاہتے ہیں اور بتانا چاہتے ہیں کہ اسلاف کے کیا کارنامے ہیں۔ میں ہر روز ایک دعا مانگتا ہوں کہ اے اللہ! مجھے اچھی فہم عطا فرما۔ اچھے فہم سنا بھی عطا فرما۔ میرے رب نے میری اکثر دعائیں قبول فرمائی ہیں۔ اور آج اللہ بھری دنیا میں کم و بیش 250 سے زائد افراد وادری ہم میں شامل ہیں۔ میری خوش قسمتی ہے کہ میرے شخصی تعلقات مختلف مکاتب فکر کے لوگوں سے ہیں۔ میں ان کا احترام کرتا ہوں۔ وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ دارالسلام قادیان کے مدیر اور مالک جناب محمد القادر یار بھی لوگوں میں سے ہیں جن کے ساتھ میرے کاروباری تعلق ہیں بلکہ ذہنی اور فکری تعلقات ہیں۔ میں ان کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے میری درخواست کو شرف قبولیت بخشا۔ ہم نے ایک معاہدہ کے تحت اس کام کا آغاز کیا۔ علوم تاریخ و جغرافیہ اور مابینات کے شیاد اور دارالسلام ریسرچ سنٹر (لاہور) کے شہید سیرت و تاریخ کے انجارج جناب عمن قارانی نے اس کا ترجمہ بھی کیا۔ یہ عربی نعتوں کو بھی اردو میں ڈھالا ہے۔ عربی کتاب کے متن اور نعتوں کی غلطیوں کی اصلاح کے ساتھ ساتھ انھوں نے مقامات وعلامہ اور بعض واقعات کے حوالے سے جو بھی حوالہ بھی رقم کیے ہیں جن سے باتیں کی افادیت و فائدہ ہوتی ہے۔

اس کام کا ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔ میرا حسن قارانی صاحب سے اس دوران میں مسلسل رابطہ رہا ہے۔ میں اس سلسلے میں جو مشورے دے سکتا تھا اپنے تجربات کی روشنی میں عرض کرتا رہا۔ تاثر کی خواہش ہوتی ہے کہ کتاب جلد از جلد مارکیٹ میں آئے محققین کی اپنی مجبور باں ہوتی ہیں۔ وہ جب تک اپنی تحقیق نہ کر لیں اس وقت تک آگے نہیں بڑھتے۔ میرا حال یہ ایک مفہم کام تھا جو اللہ کی توفیق سے مکمل ہو گیا ہے۔ اپنی خوش

میں ہم کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا فیصلہ قارئین کریں گے۔ بہر حال بخیری کوروہوں کا اعتراف ضروری ہے۔ وہ اسلام کے کسی کام میں بھی اگر کوئی خوبی ہے تو یہ محض میرے رب کا فضل و کرم ہے۔ اور اگر کوروہی اور غامبی سے تو اس کی ذمہ دار اہل قلم ہے۔ تاہم قارئین کی تجاویز اور مشوروں کا ہمیشہ سے احترام کیا جاتا ہے۔ کوئی بھی مشورہ یا عمدہ تجویز میرے علم میں آجائے اسے کم ہمتی بھونچوں ہوں اور اہل قلم کی حد تک اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس لیے قارئین سے درخواست ہے کہ ہمیں اپنے مشوروں اور تجاویز سے ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ ایلیٹن میں ان اصلاحی و فنی اور عمدہ تجاویز پر عمل کیا جاسکے۔

جناب محسن قارائی نے اٹلس الفتوحات الاسلامیہ (عربی) کے نقشوں میں پائی جانے والی متن اور پرباف کی اصلاح کی کچھ بھی کی ہے، مثلاً ان کی حقیقت کے مطابق:

① ابتدائی ترکی کا ایک شہر چنقلہ (Canakkale) ہے جسے عربی اٹلس کے مختلف نقشوں میں دو مختلف طریقوں سے "چنقلہ" اور "شاکار" لکھا گیا ہے مگر کتاب کے متن میں "چنقلہ" چھپا ہے جبکہ اہل الذکر درست ہے۔

② اناطولیہ کی ایک ترک ریاست "گرمان" بھی جس کا نام عربی اٹلس کے نقشوں میں کرمان، برمان، قرمان اور گرمان، یعنی چار مختلف طریقوں سے درج ہے جبکہ اہل الذکر صحیح ہے۔ اسی طرح "گرمان" کے مشرق میں واقع ترک ریاست "قرمان" یا "قرمان" قسمی جس کا دارالحکومت قرمان تھا اس ریاست کا مختلف نقشوں میں تین طرح سے قرمان، قرمان اور کرمان چھپا ہے جبکہ اہل الذکر درست ہے۔ ذکرمان، دراصل ایران میں ہے۔

③ اناطولیہ کی ایک اور ترک ریاست "دواقلہ" کا نام عربی اٹلس کے بعض نقشوں میں غلاطیر ہے "دواقلہ" اور "دواقلہ" چھپا ہے۔

④ مغربی ایران کے ایک علاقہ "کورستان" کو عربی اٹلس کے نقشوں میں ایک جگہ "لارستان" اور دوسری جگہ "بلالہ" (کورستان) لکھا گیا ہے جبکہ لارستان جنوب مغربی ایران کے ایک علاقے کا نام ہے جس کا صدر مقام شہر "لار" ہے، اور "لارستان" یا "لارستان" شہر "لار" یا "لار" سے منسوب ہے۔

⑤ اٹلس (عربی) میں بخارہ کے شہر راہچین کو زیادہ تر نقشوں میں "روہین" اور ایک جگہ "روسکلف" وغیرہ میدان جنگ کو پوس کو ایک نقشے میں نیلہ پولیس جبکہ دیگر نقشوں میں "نیلی"، "تری کی" جنوبی ہندو گھاٹی علاقہ (۱۰۰۰ عروج) علاقہ شمالی تری کے شہر "اسکاپ" کو "سکیب" اور "اسکپ" اور رومانہ کے دارالحکومت بخارست (Bucharest) کو ایک نقشے میں "بخارست" اور دیگر نقشوں میں "بخارشا" درج کیا گیا ہے۔

⑥ عربی اٹلس کے نقشوں میں یونان کے شہر تریکالہ (Trikkala) کو دو طرح سے طبرہا، اور شہرہا لکھا گیا ہے جبکہ شمالی یونان کا شہر ستیر (Kastoria) بحر کورس میں "بن" یا ہے۔ یونانی شہر کالیا (Kavalla) کو تین "قول" اور تین "کائی" لکھا ہے۔ بخارہ کے شہر ستیر (Kystendi) کو ایک نقشے میں قسطوٹا اور دوسرے میں قسطوٹا درج کیا ہے۔ سرینا کا شہر "نیش" دوسرے نقشے میں "نیش" نام لکھا گیا ہے۔ اناطولیہ کا شہر اربلس (Arablissus) یا اربلس بعض نقشوں میں قیصریہ (قیصری) کے مشرق میں درج ہے مگر اسے ایک نقشے میں "عرب صول" کے نام سے قیصریہ کے قریب میں لکھا گیا ہے۔

افضل احمد نے کچھ رنگ کی ذمہ داری نبھائی۔ آرٹ ڈائریکٹر جناب زاہد سلیم چوہدری اور آن کی ٹیم کے ارکان حافظہ کاشف ظہیر محمد عظیم کامران، محمد نسیم اور عطاء الرحمن جاقب نے با تصور مزاج اننگنگ سے کتاب کے کسٹمن میں قابل قدر اضافہ کیا، انصاف زاہد سلیم صاحب نے اسلامی تاریخ کی نادر مساجد اور دیگر عمارت کی تصاویر کا انتخاب بڑی تندی سے کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ اور حافظہ محمد اعظم احمد سلہرہ دارالاسلام لاہور کا ہیں، بجا طور پر شکر گزار ہوں، جن کی نگرانی میں اعلیٰ فنی حالت اسلام ایچ (اردو) کا عظیم الشان کام پایہ تکمیل کو پہنچا ہے۔ یہ مقام شکر ہے کہ اس کتاب کے انگلش ترجمے پر کام جاری ہے اور وہ جلد ہی ان شاء اللہ مارکیٹ میں دستیاب ہوگا۔ اسچے مناسب وقت پر اس قیمتی کام کو دنیا کی دوسری زبانوں میں بھی منتقل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

قائد کین سے گزارش ہے کہ ہماری یہ کوششیں یہود خاطر جوں تو وہ یہیم آکر ہم سے ہمارے حق میں قدیرت اور مغفرت کی دعا فرمائیں۔

خادم کتاب و سنت

عبدالمصطفیٰ عظیمی

مدیر دارالاسلام بالریاض، لاہور

رمضان 1428ھ / ستمبر 2007ء

تقدیر

اللہ کے رسول پیغمبرؐ نے بیٹھے کے بعد کہی: جس سال مراد علیؑ سے میرے حرم کا دور کہلاو کروا دوں گا کہ لوگوں کو جو کھوت دینے میں نگرار ہے۔ آپ کی ولایت کا خلاصہ ہے فقارِ لوگوں کے لئے ہے۔ جو ان کے لئے جیسے خدا کا ہے جسے ان کا کائنات ہے عقلی کا باگ، اللہ والہا و پالہا کا بلا واسطہ کی مہمادت کرو۔ ان لوگوں سے تقویتِ مہمت کا سلسلہ کرو کہ ہر انسان کی عزت، مہمان اور پانی کو بھی احترام سمجھو، اور یہ رشتوں کو خوبصورتی سے سمجھاؤ، بدوں کی عزت اور چوٹیوں سے محبت کا سلسلہ بنا کر کروا دو اور ضرور مدعوں کے مددگار بنو، رازِ اخلاقی بظاہر، جھوٹ، غیروہ، خبیثت اور غرضی غرضی سے روک دو اور غرضی کی اور بظاہر چوٹیوں سے احترام کرو۔ اور خبیثت کی بات ہے کہ اس خصوصیت اور یہ ضرور دعوت ہے بظاہر اخلاقی کا کہ ہے خدا پرست بنو اور ہر آدمی کی حد سے دور رکھے۔ انھوں نے آپ پر اوروں کے بغیر اور دم زور آدمیوں پر اپنے لئے جو خلائے کو اگلیں گھر گھر دیا ہے۔

ان حیرہ سالوں میں آپ نے ایک طرف طور پر ہر طرح کے ستم اٹھائے اور جواب میں ہر ایک سے شفقت اور خیر خواہی کا سلوک کیا، گاناواں گنا گنا اور جواب میں، عاصیوں کی غلامی سے اور احسان کے لیے ہر بھی دشمنوں کی طرف سے کیے گئے اذیت و دروہا کا سزاؤں کے قتل کے کوہے ہوئے، آپ راستہ گوانا کے گھیرے سے نکلے اور وطن چھوڑ کر رہنے میں پناہ لی۔

[illegible]

ہر جن لوگوں سے ملائی گی یہی ہے اسیس (جہانوی) کی جائز دی گئی ہے اس لیے کہ ان کے علم پر اور علیہ السلام کی وجہ ضرور قیاس ہے۔
 اگر بعض نہیں اس کے گھر میں سے نکل جائیں اور کیا صرف اس کے گھر پہنچے ہیں، ہمارا رب اللہ ہے اور ہمارے لوگوں میں سے بعض بعض
 کے گھر پہنچے ہیں (یعنی ذکر کرتے ہیں) ظاہر میں اور گھر سے اور (بہبودی) عبادت کے خاتمے اور صبر میں جن میں اللہ کا نام کمزور ذکر
 کیا جاتا ہے اور اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا اس (کے) گھر کے آگے ایک ایک اللہ مت تحت اور اللہ غالب ہے (پ) اور لوگ

(جس) کہ جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخش (جو) وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، اور سبکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں، اور تمام امور کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔⁹

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اذن جہاد کا یہیں منظر بتایا، دنیا میں نیکی اور اچھائی کی جگہ کے لیے اس کی ضرورت کو واضح کیا اور انسانیت کے لیے اس کے کٹھن بصورت فرائض کی تجویز۔

اسلامی جہاد جس طرح ان آیات میں بتایا گیا، نظم و تم اور جارحیت کو روکنے کے لیے تھا، کسی جارحیت کے لیے نہ تھا۔ مدینہ کو مشنوں کے قلم سے بچانے کے لیے مسلمانوں کے چھوٹے چھوٹے دستوں نے مدینہ کی حدود کی حفاظت کا سلسلہ شروع کیا، ان سرباز کا بنیادی مقصد مدینہ کی حفاظت کے لیے رکھا، جنگ کرنا تھا۔ پھر جب یہ بات واضح ہوئی کہ اہل مکہ نے اپنے ہائی دسائل بکھا کر کے اس غرض سے انہیں تجارت میں لگا لیے کہ اس کی آمدنی سے مسلمانوں کے خاتمے کے لیے تھیاریاں کر رہے ہیں تو اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہا کہ لڑائی کی خود مدینہ کی حدود کے اندر سے گزر کر جارحیت کی نالی تیار کی گئی کہ اس سلسلے کو روکا جائے۔ مسلمانوں کی طرف سے اپنے دفاع کے اس حق کو استعمال کرنے کی کوشش، جب کامیاب بھی نہ ہو سکی تھی، اہل مکہ کی طرف سے ایک بار سے اور مظالم شیطانی کا پیش قدمہ لگایا۔

پھر میں مسلمانوں کی ایسی جمعیت کو جو جنگ کے لیے مستعد تھی نہ تیار، ایک تین کا بڑی مظہم اور مسلح فوج کے چار حادہ سلسلے کا سامنا کرنا پڑ گیا۔ ہم اٹھانے والے سب سے مرصمان مسلمانوں کی اس پھولنی سی جمعیت کی طرف سے جان فاری کے قریب پہنچی جو مدافعت سامنے آئی اور اللہ نے اس پر انہیں جیسی نصرت سے نوازا اس سے آندہ کی جہاد کا اسلوب متعین ہو گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر میں قیدی بننے والے قریشیوں کو ہم مانوں کی طرح رکھا اور اس بخت کے دستور کے مطابق ان کو قتل کرنے کے بجائے انتہائی معمولی فدیہ پر اور بعض تادافہ یوں کو فدیہ کے بغیر ہی آزاد کر دیا۔ مشرکین نے اس کے بعد بھی مسلمانوں کو جھوٹے سے کچا پکڑ کر اہل مکہ کے باہر فرخت کیا جنہوں نے میدان جنگ میں اپنے قتل ہونے والے عزیزوں کے بدلے ان مسلمانوں کو قتل کیا۔

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے انتہائی نرمی کے باوجود قریش مکہ کی یک طرفہ دشمنی کی آگے دھنڈا کر کے کہنے کے لیے آپ کی ہر کوشش ناکام ہو گئی اور اگلے سال کی فوج پھر سے مدینہ پر حملہ آور ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کی شوری کے فیصلے کی پابندی کرتے ہوئے مدینہ سے باہر نکل کر احد میں حملہ آوروں کو روکنے کی کوشش کی اس بار مسلمانوں کو بہت نقصان اٹھانا پڑا لیکن آپ مدینہ کے دفاع میں کامیاب رہے۔

قریش کو اب یقین ہو گیا کہ وہ مکہ اور مدینہ کے قتل کی پوری طاقت استعمال کر کے بھی مدینہ پر قابض نہیں آ سکتے، اس لیے انہوں نے عرب کے بڑے بڑے جنگجو قبائل کا اتحاد قائم کر کے شوال ۵ ہجری میں پھر مدینہ پر حملہ کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے دفاع کے لیے ایسی حکمت عملی اپنائی کہ قریشیوں کا چانی نقصان نہ ہو۔ مسلمانوں نے قبضہ اور انتہائی ناماز کار حالت میں جان لیوا مشقت سے کام لے کر مدینہ کے ارد گرد خندق کھودی تاکہ حملہ آور مدینہ میں داخل نہ ہو سکیں۔ قریش تک اور خود مدینہ کے دفاع کے معاملے میں حرکت کرنے والے یہودیوں نے مسلمانوں کی عورتوں اور بچوں کو لاش نہ جانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ مسلمانوں نے مجید پھر ایک ک کی شدت برداشت کی لیکن آخر کار قریشیوں میں خونریزی رونے کی حکمت عملی کامیاب رہی جو رسول اللہ ﷺ نے اختیار فرمائی تھی۔

قریش اپنے اتحاد یوں سمیت ناکام ہو گئے تو مدینہ کے دفاع کا تقاضا یہ تھا کہ آگے بڑھ کر قریش کی قوت توڑ دی جائے۔ لیکن اس کے برعکس

⁹ البصیح 30:22-41

رسول اللہ ﷺ نے خود آگے بڑھ کر قریش کو پرہیزگار بنانے کا اصول قبول کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی۔ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی ہجرت ہو کر آسانی کے لیے فتح مکہ کی تھی، ہتھیار، سپہ سالار، چھوڑ کر عرب کے لیے مکہ رہا نہ ہوئی۔ مقصد یہ تھا کہ عرب کے مسلمہ دستور کے مطابق حرم میں ایک دوسرے کی جانوں کا احترام کریں اور مسلمان عموماً اگر کئے تین دن کے اندر واپس آ جائیں تاکہ مشرکین کی کیج طرف دہشتگی اور اس کے تحت مدینہ پر حملوں کے بجائے پرہیزگار بنانے کا بھی کا سلسلہ شروع ہو۔

آپ نے یہ اہتمام فرمایا کہ سپہ سالاروں میں داخل ہونے کے بجائے قریش کے ساتھ پیغام رسانی کی تاکہ وہ جلد بازی کی بجائے کوئی حافقت نہ کریں۔ قریش نے خود اعلان سے کام لے کر مسلمانوں کو روکا۔ آج تک ایسا نہیں ہوا تھا کہ عازمینِ حرم و اور قربانی کے جھگڑا اور بیت اللہ کی طرف لاس کے پڑے ہوں، چاہے وہ کسی بڑے سے بڑے دشمن کے کیوں نہ ہوں، انہیں واپس کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے انجانی غل سے کام لیا اور ایسے معاملے نہ کرنا تھا کہ ایسا جس کی شرائط بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں۔ جس طرح قرآن نے کہا یہ معاملہ دینی مسلمانوں کے لیے فتح متین تھا کیونکہ اسلام کا حقیقی مقصد یہی تھا اور آخرت میں انسانی جان کا تحفظ ہے۔ اس معاملہ سے نہ وہ غیاشیں خنریزی کا ایک سلسلہ رک گیا اور آخرت میں بھی فریاد نہ ہو زیادہ جانوں کے تحفظ کے امکانات میں اضافہ ہو گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس معاملہ سے کسی مکمل پابندی کی۔ قریش نے اپنی جہالت اور طاقت کی بنا پر اس معاملہ سے ایک طرف قطع پر توڑ دیا اور ان کی شہر آپ ﷺ کے حلیف قبیلہ بنو خزاعہ کو، جن کی بڑی تعداد مسلمان ہو چکی تھی، میں حرم کے اندر رکھ دیا۔ یہود کے عالم میں قتل کیا گیا۔ اس پر بھی رسول اللہ ﷺ نے قریش کو براہِ راست اور غیر حتمی اور عزا ادا کر دینے کے بجائے غور و خیز سے انجذاب اور انسانی جانوں کی، چاہے دشمنوں کی ہوں، حفاظت کے حوالے سے وہ اقدام کیا جس کی بغیر انسانی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ آپ انجانی راہِ واداری سے نہ کی طرف، یہ دھم اور قریش کے سر پر کھینچ کر ان کے سربراہ بنو نضیر کو بلوا کر مسلمانوں کی عظیم الشان فوج کا قیام کر دیا، جس کے متعلق قریش میں طاقت تھی نہ ہوا دیا سوچ سکتے تھے۔ پھر ان پر کوئی شرط طے کرنے کے بجائے ان لوگوں کو چٹا دینے کا اعلان فرمایا جو حرم یا کسی چار دیواری کے اندر درج وادار پر آ کر کسی طرح شرارت نہ کریں۔ فتح مکہ دیا اور آخرت میں انسانی جان کے تحفظ کے اسلامی مشن کی بہت بڑی فتح تھی۔

اس سے پہلے خزودہ بنو نضیر کے موقع پر جہاں یہودیوں کے آٹھ گھروں کا ایک سلسلہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے عقلمندوں پر لشکر کشی کے لیے فوج کی توجہ کی ذمہ داری عظیم سہا پیکرام کے سپرد فرمائی۔^۱ اس طرح آئندہ کے لیے تربیت کا اہتمام ہو گیا۔ قلندہ عجمی ہم کی قیادت آپ نے حضرت علیؓ کو پہنچنے کے سپرد فرمائی۔ حضرت علیؓ نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں سے جھنڈا وصول کرنے کے بعد مردان کیا یا رسول اللہ! کیا میں ان سے جنگ کرتا ہوں؟ تو کہہ دیجئے (مسلمان) ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا: "سیدھے جاؤ، ان کے سامنے کے میدان میں، پھر انہیں اسلام کی دعوت دو۔ اللہ کی قسم! تم اچھے آدمی ہو، دیکھو اللہ کسی ایک انسان کو جانتا ہے جس سے تو یہ تمہارے لیے اچھے ہیں، تو سب کے سرخ اونٹوں (اس زمانے میں عربوں کی کھوپڑیوں) دیا جائے گی، تین ماہ (اسے بھرے۔^۲ ماز شہر اور مائی دے کے لیے مشرکین کو مسلمانوں پر حملوں کے لیے اس سامنے والے یہودیوں کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا مشن یہی تھا کہ وہ دیا اور آخرت میں فتح جائیں۔

۱۔ ترجمہ المصباح عربی، 371، 368 و بعد۔
2۔ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب خزودہ بنو نضیر۔

بالفاظی کم رفتار رکھتے تھے۔

ان مومنین نے کچھ ایسے اسباب بھی گنوا دیے ہیں جو کافی حد تک درست ہیں، مثلاً: یہ کہا گیا کہ مسلمان زیادہ اضعاف پسند تھے اور انسانوں کا اس طرح انحصار نہ کرتے تھے جس طرح اس وقت کی یونانی سلطنتیں کرتی تھیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اسلام دین بدل ہے۔ مسلمان کسی کا انحصار کرنے سے نہ دوسلے دیتے تھے۔ ان کے اضعاف کا نظام بے ادعائے فرائض کن ہے۔ سب مومل قومات کے بعد اسلامی سلطنت کے لیے قوموں تھے، جنگیں جیتنے میں یہ جفا بی مومل نہ تھے۔ ایں یہ کہا جاسکتا ہے کہ بہتر نظام بدل کی، جہ سے ایک مسلمان فوجی کسی غیر فوجی، مافوقی دیا، کا خطرہ نہ ہوتا تھا جبکہ اس کے بالفاظی روی اور اپنی فوجی ثقافت کے جذبے سے سرشار ہوتے تھے، بلکہ جب تک انھیں مسلمانوں کے انھوں نے وہ بے شکستوں کا سامنا نہ ہوا وہ خود کو دنیا کی ایک بڑی طاقت کی بنیادی اکائی سمجھتے ہوئے برتری کے دم میں جتا تھے اور عربوں کو بے حیثیت خیال کرتے تھے۔

ان کے سالار تو جافلی عربوں کی نظر میں بادشاہوں کی طرح تھے اور وہ مسلمانوں کو کسی خاطر میں نہ لاتے تھے۔ جنگوں کے ابتدائی مرحلوں میں ان کی خود اعتمادی آسان کر چھوڑتی تھی۔ لیکن ان کے بالفاظی وہی عرب جو جافلی دور میں ان سے مرعوب تھے، اب ایک بالکل مختلف ذہنی کیفیت کے ساتھ مقابلے تھے جس میں کسی سرکوبیت کا ناسیہ تک نہ تھا۔

مسلمانوں کے اعتماد کی اساس زندگی کے حاملے سے ان کا نظریہ نظر تھا، جو محض غلط نظر نہیں، پائیدار ان تھا کہ دنیا کی زندگی عمل اور جہد جہد کی فرصت ہے جس کا اثر موت کے بعد حاصل ہوگا۔ اس دنیا کی جہد جہد میں قاتل پائی جہاد، بہادری، دلچسپی اور بے کمال ہے۔ ایسا نسل جس میں قاتل ہو جاسے سے آدمی کو سب سے عمدہ اور سب سے زیادہ شرف ہے۔ اس راستے سے موت کی دلیلیں ہو کر گئے والا انتہائی خوب صورت اور عظیم الشان زندگی حاصل کرتا ہے جس کو دہا حاصل ہے۔ لایق فوج کے بارے میں یہی وہ بنیادی بات تھی جسے اسلام کے کامیاب ترین سپہ سالار خالد بن ولید جلیج دوروں کی کی کیا بڑی اور طاقت ور فوج کے مقابلے لایق کی حیثیت سمجھتے تھے۔ اور جو مقابلے تھے ان میں سے بہت سوں کو بھی خالد بن ولید جلیج کی اس بات پر یقین تھا۔

طبری اور ان کے بعد آنے والے مورخین ابن الجوزی نے افسطیہ اور ان کثیر نے الہدایہ و الدہار میں کمر کی کی طرف سے جہد کے حاکم قہرہ بن ایسا بن جہا الطائی سے خالد کی گفتگو نقل کی ہے۔ آپ نے قہرہ سے کہا: "میں تمہیں اللہ اور اسلام کی طرف آنے کی دعوت دیتا ہوں، اگر تم قبول کرلو تو تم مسلمانوں کا حصہ ہو گے، جو ان کے حقوق دیتی تمہارے، جو ان کے فرائض دیتی تمہارے، اگر تم اس دعوت کو قبول نہ کرو تو پھر تم یہ دینا پڑے گا، اگر وہ بھی قبول نہ ہو تو میں تمہارے سامنے ایسے لوگ لے کر آؤں جو موت کے اس سے بڑھ کر قہر میں ہیں جیتے تم زندگی کے ہو" اور جواب میں قہرہ نے کہا: "تم سے لڑنے کی کیا ضرورت ہے، ہم بڑے بڑے لوگ لے کر آؤں تو تمہیں گے"۔¹

اللہ کی حمد و ثناء، رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور اسلام کی حقانیت کا نجات کی سب سے بنیادی اور سب سے بڑی سچائی ہے، اس کی شہادت زبان سے نکلے تھے اور پھر جان دے کر ہو، یہ ایک بہت بڑا روحانی تجربہ ہے جس کی لذتوں سے وہی آشیہ ہوتا ہے جو اس تجربے سے کرتا ہے۔ خالد بن ولید جلیج نے جو کچھ کہا تھا وہ اس سے مختلف نہ تھا جو حضرت ابو بکر صديق نے جلیج سے مریدین کے آخری مرکز یرمک کی فتح سے فراغت کے بعد خالد کو کھینچا تھا۔ ان سے کہا گیا کہ وہ ایمان کے پانچ ارکان کی ریٹیر، دائیں کا قلع قمع کرنے کے لیے الجملہ کے مقام سے آنا ذکر کرتے ہوئے ادھر کی طرف سے ان پر حملہ آور ہوں۔ آپ نے چاہت کی کہ خالد عراق کے لوگوں کے ساتھ اہل اور صحبت یعنی معلق استوار کرے اور انھیں بالحد کی

1 الجہاد والنبیاء، دار الفکر، بیروت، 347/6.

طرف، ہمارے دو بول نبی کریمؐ کی توجہ پر تھے کہ خود اسلامی حکومت کا حصہ بن جائیں، یہ صبر و پیکار کا ساتھ جب تک کرے۔ اور اس جب تک کہ طریق کار سے کہیں کو چھوڑ دے، چلے، ساتھ چلے پھر جو رستہ دے (لوگ اس رستہ چلنے کی بجائے لڑنے کے آگے بڑھ گئے، وہ وہو اور آگے بڑھیں گے، ایک ایک بار دم بڑھ دے، وہ خود ناکستہ کر گئی) ان کے قیام سے پہلے یہاں کوئی فرقہ بندی نہ ہو، (کیونکہ وہ اس عظیم روحانی خزانہ کے کمال نہیں فہم) اور جو مسلمان ان کی طرف سے متاثر ہوتا ہے اسے اس ساتھ لے لے!

انسانی بساء کے مطابق ان کی شریعت کے باوجود ان کی کتاب کی ترتیب و تکمیل سے لے کر تاریخی مواد کے بیان، تاریخ میں بیان کردہ عاقلوں، شہزادوں، پادشاہوں اور سرداروں کا حالیہ نقشوں میں قہقہوں اور سنے اسما کی نشاندہی، کتاب کا مواد اس میں کمال کا حصول ممکن نہیں۔ بہت سے معاملات میں کالی فحش رکھ جاتی ہے۔ ہمارے بانیہ کا مقصد سن فارانی صاحب نے اس کتاب کو اردو کا جام پہناتے ہوئے ایک بار پھر تحقیق مزید کا نیز اوشیا اور زیادہ سے زیادہ مراجع کے ساتھ نقل کر کے صحیح، متبع اور تفصیل کے لیے کمر کس لی۔ ان کا کام اصل منصب کے کام سے کم اور کم نہیں۔ نہ ہی فارانی صاحب نے محنت میں کوئی کمی چھوڑی ہے۔ ان کی اس کتب اور محنت شاقہ کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ انہیں خود احساس ہے کہ اس ایک کتاب کے ذریعے فتوحات اسلامی کے مضبوط سے مضبوط کرنا ممکن نہیں اور برصغیر کی فتوحات، ایشیائے کوچک میں فتوحات اور صلاحیتوں کے خلاف عالمی والدین کی زندگی، زبردالہ دین کی صلاح الدین باغ لی اور مائیک کی فتوحات سمیت موجودہ کتاب میں جو کام اہم اور اہم کیا ہے اس کی تکمیل کے لیے وہ کتاب کا حکم دھرم کی صورت میں شریعتیں کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے موجودہ کتاب کے اردو و ایشیائی مکتب میں جو عقیم انتہا انسانی نے کیے، ان کے خوش نظر ہم پیش کریں کہ حصہ دوم کی صورت میں ان کی کاوشیں جلد از جلد سامنے آئے گا کہ طائران علم کی کتنی دور آؤ گے۔ اللہ تعالیٰ اس طرح کے اور بہت سے کاموں کی تکمیل کے لیے ان کی اور ان کے ساتھیوں کا حافظہ، قہر، حسن، حافظہ اقبال صدیق اور مولانا محمد عمران اقبال کی عمر اور محنت میں برکت عطا فرمائے۔ آمین!

پروفیسر محمد یحییٰ

مستشرقہ مصریہ، کلاں

دارالسلام، لاہور

ستمبر 2007ء

دن تھا۔ سنے خلاف: "جب حق ہمارا مقدر بنے تو ہم کبھی اور درکار نہ ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ کبھی رآ سو دو پہر آ سائیں اور تہنشات سے ہر پہر زندہ گی پر راضی ہو کر بیٹھ رہتا اور نفسانی خواہشات کی پیروی، یہ سب اشیاء پلاؤ غرا غرافی و مادی گراؤ پر منتج ہوتی ہیں۔ انہیں کے مسلمانوں کی مثال ہمارے سامنے ہے، چنانچہ جو ہجرت حاصل کرنا چاہے، اُس کے لیے ہجرت کا سامان موجود ہے اور سعادت مند دہی ہے جو دوسروں سے ہجرت حاصل کرے۔

ہاں، اگر حق ہمارا مقدر نہ دے تو حرج ہمارے سامنے ہے۔ پہلے ایسی مثالیں بھی پیش کی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ فکست اہل کی نہیں ہوتی، اور یہ کہ فکست اور اسے دین و دین لانے والے اسباب پر لاپ پائا ممکن ہے۔ مثال کے طور پر جب حق بے بعد اور ہوا تو اس کے دین بریں بعد میں جاوے گا مگر کہ پیش آئے جس میں تاہر یاں کو فکست فاش ہوئی مای طرح صلیبی جنگوں کا آقا زہا تو بیت المقدس سمیت فلسطین اور شام کے علاقے صلیبیوں کے قبضے میں چلے گئے۔ نتیجتاً مسیحی مسلمان ہو گئی اور اس کی ساری قومیں اس علم و دینیاتی کے خلاف منتج ہو گئیں۔ آخر کار صلیبی ذات آمیر فکست کا کرنا ہے اپنے تمام ملک کو بھاگ گئے۔

یوں حق کے اسباب اپنے حق میں مسترار کرنے کے لیے درست سمت واضح ہو جاتی ہے۔ یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ امت کی عظمت و رفعت لوہا نہ لے کے لیے کج راستہ کیا ہے جس پر کا حزن و کردہ دنیا کے ساتھ اپنے معاملات مثبت انداز سے طے کرنے کے قابل ہو اور دنیا کو اپنے معارف کے نور سے روشن کرے۔ اس راہ پر چل کر امت اپنے لیے وہ اسباب مہیا کرے جو اس کی جہد و جہد میں قاعدہ پسپا نہیں اور جن کے ذریعے سے اس کے قدم پیہر ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ نے اُس سے دشمن کی خلافت کا جو وعدہ کیا ہے اور اس کا پاراغا نے کے لیے اسے لوگوں کے دوسمان سب سے بہتر امت ہونے کا جواز بخشا ہے تاکہ وہ دوسروں پر کواہو، اُس پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق قاز و ہونے کے قابل ہو۔ امت مسلمہ کو اللہ تعالیٰ نے بہترین امت بنایا جو لوگوں (کی اصلاح) کے لیے پیدا کی گئی ہے۔ یہ نیکی کا حکم دیتا، برائی سے روکتا اور اللہ پر ایمان رکھتی ہے۔ اس امر میں شک نہیں کہ اللہ پر ہمارا ایمان ہی ہماری عظمت کا راز تھا، ہے اور ہے گا، چنانچہ ہمیں اپنے دین اور اپنی اللہ کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ ہم ایک ایسی امت ہیں جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو پیکند کیا ہے۔ اگر ہم نے اس کے علاوہ کسی اور مذہب، نظام یا دین میں عزت تلاش کی تو اللہ ہمیں دلائل کرے گا کہ ہم ایمان اپنے دین شریف کی جڑوں پر سرساز نہیں ہونا چاہیے۔

ہمارے درشیں بھی اس کی جینئر مثالیں سامنے آچکی ہیں۔ کیونکہ ہماری طرح فکست کھانے کے بعد ان تمام ملک سے وہ مطلب کر رہا ہے جو ملک اس کے جن ہے۔ اس کا راز یہ ہے کہ انھوں نے اللہ چارک و تعالیٰ کے خلاف جنگ کا اعلان کیا اور ان لوگوں سے اہمیت کو اسلوب کیا جو اللہ پر ایمان لائے۔ اللہ سے جنگ کرنے کی طاقت کس میں ہے؟ امریکہ جو ان دنوں خارج ہے باہمی سطوت اور غلبے کے باوجود اس نے اپنی کرنسی پر جسے ہر گھبراہڑا صبح شام دیکھتا ہے، یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ وہ اللہ کا باقی نہیں لکھا ہے کہ ہم ضرور ایمان رکھتے ہیں (IN GOD WE TRUST)۔ کاش! امریکا اس ایمان کے مطابق عمل ہی کرتا کوئی جیب نہیں کہ وہ ایک عرصہ عابد رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان پر دینوں کی حق کا اعلان کیا تھا کیونکہ وہ اول کتاب تھے اور آگ کے پادراوں کے مقابلے میں دین مادی کے ناپاؤہ قریب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی حکم آیات میں فرمایا:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّخَذُوا آلَ الْكَافِرِينَ أَعْدَاءً وَاتَّخَذُوا آلَ الْكَافِرِينَ أَعْدَاءً وَاتَّخَذُوا آلَ الْكَافِرِينَ أَعْدَاءً وَاتَّخَذُوا آلَ الْكَافِرِينَ أَعْدَاءً﴾

”اور وہی مطلب ہو گئے قریب ترین دشمن میں۔ اور وہ اپنی مقلدیت کے بعد جلد ہی غالب آئیں گے۔“^۴

تھیں امریکہ کا پہلا پہنچا بھی اللہ کے حکم سے ایک خاص جنت تک رہے گا کیونکہ اس نے دنیا میں عظیم کارکردگرم کر رکھا ہے اور اسے اپنے لیے جائز سمجھتا ہے۔ یہ بین میں جا رہی اللہ کے قوانین کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک حد پیش قدمی میں فرمایا:

«بَا عِبَادِیَ اِیْنِیْ حَسْرَتُکُمُ الْعَظِیْمُ عَلٰی نَفْسِیْ وَبِحَبْلُکُمْ بَبَسْکُمْ عَصْرًا فَاِذَا نَظَلْنَا لَمُوزًا»

”اے میرے بندو! بلاشبہ میں نے ظلم کو اپنے اوپر فراہم کر دیا ہے اور اسے تمہارے بعد درمیان میں حرام ہی رکھا ہے، لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔“¹

ان امور کو مد نظر رکھتے ہوئے ہماری نفس بھی الفاظ کے ذریعے سے بولی ہے، ہمیں کشش کی مدد سے کھینچی اور بھی انصوری منظر سے واقعات جان لیون کرتی ہے۔ کسی اس کا انداز جو ہم بین المشرور ہوتا ہے۔ اس کا اسلوب، یہ حد متنازع ہے جس میں واقعات کی تفصیل، ممل، قورق، آخرا اور تصاویر کو خلق کر دیا گیا ہے۔

اسی پرکھیں، ہماری نفس اللہ کے فضل و کرم سے اپنی وصیت کی اولین کاؤٹ ہے۔ اس کے تمام یازادہ تر نقشے تھے ہیں جو مکتب کتاب نے درست سائنسی طریقہ کار کے مطابق خود تیار کیے ہیں۔ اس دوران میں اُصول نے ایسی پیشتر افلاک کی کج کی جن کا ذکر ان سے پہلے مؤرخین ہونے پہلی وجہ ہے کہ مجھے اس کام کے مظهر عام پر آنے کی ہے پناہ دینی ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ کام اسلامی جہد و تب کے ایک نہایت اہم پہلو کے حاملے سے امت کی ضرورت پوری کرے گا۔ ہو سکتا ہے اردوں کی رائے اس باب میں متضاد ہو۔ انہیں یہ حق حاصل ہے۔ اشیاء کے مختلف رائے دینے میں اختلاف رہنا زندگی کا چلن ہے تاہم ہم دوبار اس کا رائے کے بارے میں اپنی پسندیدگی کا اظہار کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ یہ کام اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے پاس کامیاب قبولیت حاصل کرے گا۔ قارئین سے امید کرتا ہوں کہ وہ آجیدہ طریقوں میں اسے بہتر سے بہتر میں بنانے کے متعلق اپنی آراء سے اختلاف رائے کا موقع دیں گے۔ آخر تاثر بھی ڈالیک کہ ان ہی کے ماتھے پر جو عہد و نوح کا چناؤ کرتا، اس کے لیے بہتر زمین کا انتخاب کرتا، اسے لانا اور اس کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ پھر اس کے اگلے اور بار آور ہوئے کا اظہار کرتا ہے۔ اگرچہ ن آگے تو اس میں کوئی شکوت ہوتی ہے جسے اللہ ہی جانتا ہے۔ اس کے باوجود مجھے امید ہے کہ میں نے عہد زمین میں ایک اچھا دان ڈالا ہے۔ ہو سکتا ہے میں اس سے بہت جلد فائدہ اٹھائوں لیکن تقریب دوسرے اس سے استفادہ کر لیا گے۔ میرے لیے اتنا حق کافی ہے کہ میں نے ایک اچھی شے کا شکر کی۔ ان شاء اللہ۔ پہلے اور بعد کا معاملہ۔ سارے کا سارا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

میں یہاں ان اصحاب کو فراہم نہیں کروں گا جنہوں نے اس کام میں مدد کی۔ اس سلسلے میں، میں خاص طور سے ذکر کرتا چاہوں گا استاذ احمد عادل کمال کا جو اس نفس کے مؤلف ہیں۔ وہ بڑی اچھی حیثیت کے مالک ہیں۔ انہوں نے کتاب کے سارے مواد کی چھان چٹنگ میں خلا خطاں، منہدروں اور نظر ثانی کرنے والوں پر مشتمل کمیٹی سے اس غور پر کام لیا۔ غلطی تسلیم کرنے اور دوسروں کی رائے قبول کرنے میں وہ بڑے منصف مزاج اور متوجہ دل کے مالک ہیں۔ ان کے علاوہ میں استاذ و مہارشی ایشانی جھوپڑا، لکھنؤ کا شکر ہے اور کرتا چاہوں گا جہ جامعہ ازہر میں تاریخ اسلامی کے استاذ ہیں۔ انہوں نے باریک بینی سے تمام نفس کو ازاد لیا آخرا اٹھایا اور بعض مقامات پر اہم نکات کی نشاندہی کی جس سے ہم نے خاطر خواہ استفادہ کیا۔ اسی طرح وکٹور احمد موخولی بڑے جنہوں نے نفس پر نظر ثانی میں بڑی محنت صرف کی اور استاذ وکٹور بھال عبدالمجادی جنہوں نے سلطنت عثمانیہ کے عہد میں ہونے والی فتنات پر نظر ثانی میں اپنی مقدمہ برہر کو کشش کی اور ممتاز وفا طرہ کو تروہا جہر و قلوب کا شکر گزار ہیں جنہوں نے

1 صحیح مسلم، درو الصلح، باب تحریم الظلم، حدیث: 2677.

سلطنت عثمانیہ کے مہم میں ہونے والی فتوحات کے نتیشوں کو ترکی زبان سے نقل کرنے میں ہماریں مدد کی۔ ان کے علاوہ میں استاد و کتوبر عبدالمہدی مدکور کا شکر یہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمیں اپنے قیمتی مخطوطوں سے فوازا۔

آخر میں ہم جناب استاد و کتوبر علی محمد رحمہ اللہ کے شکر گزار ہیں کہ مکلف سے ہمارا تقارف کرائے کا سہرا ان کے سر پہ۔ اس نلس کی تجاویز اور اسے نزع و طباعت سے آراستہ کرائے میں جناب محمود بدلتا درکار کی کوششیں بھی قابل تہن ہیں۔

دارالاسلام (قاہرہ) کے شعبہ تالیف و تصحیح کا بھی اس نلس کی اشاعت میں ایک نمایاں کردار ہے، انھیں استاد و مہم دراز ذوق انگریزی کا جنہوں نے اس کام کو اس کی بہترین صورت میں منظر عام پر لانے میں غیر معمولی محنت کی۔

میں ذرا اکتف اور اگر اکٹب سکیں گے کہ شعبہ میں کام کرنے والے ملازمین کو بھی نہیں بھولوں گا۔ انھوں نے اس کام کو مثلاً ان شان طریقے سے تیار کرنے میں جس میں صرف کلاذ اور بہارت کا مطالعہ کیا و دانی مثال آپ ہے۔ دراصل فضل و کرم بار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ میں اس ذات باری تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں کہ اس نے اس کام کی تیارگی میں ہمارے مدد کی۔ سب سے آخر میں، میں اپنی بات کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں: ”یہ کام دارالاسلام کی اثرائتی چیز ہے۔ میں ایک نیا کتب خانہ مہیا ہے۔ اگر ہم نے اسے بہتر طور پر انجام دیا ہے تو یہ اول و آخر فضلہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ اگر ہم سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے تو ہم اس مخطوط سے دلچسپی رکھنے والوں سے معذرت کرتے ہیں کہ وہ ہم سے، عایدت برہیں گے اور ہماری غیر خواہی کریں گے۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم ان کے مفیدوں پر اگر کوئی اتنی کی کوئی طبیعت ہوئی اور ان سے تقصود اللہ کی رضا اور ضرور حاصل کریں گے۔

اللہ علی سید ہمدار سے کی رہنمائی کرتے والا اور اس کی توفیق دینے والا ہے۔

ناشر
عبدالله زکریا و دیگر
دارالاسلام (قاہرہ)

مقدمہ

تاریخی اہلس کی تاریخ کی کتاب نہیں ہوتی۔ یہ تاریخی واقعات کے مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوتی ہے جو عام تاریخ یا کسی مخصوص تاریخ کی مدد میں تعلیم میں مدد دیتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ تاریخی اہلس کی اہمیت تاریخی کتاب سے کم ہے بلکہ اسے مواد اور اس کی پائیدارگی کے لحاظ سے اس کی اہمیت فزوں پر ہے تاہم کتاب کا یہ تاریخ اور اہلس کی تاریخ کا اپنا نامیدان ہے اور ان میں سے ہر ایک دوسری کی تکمیل کرتی ہے۔

کتاب تاریخ اور اہلس میں ایک فرق بھی ہے۔ کتاب تاریخ مواد پیش کرتی ہے جس کی تخریج کا نقشہ ان سے کیا جاتی ہے۔ اور اہلس نقشوں پر مشتمل ہوتی ہے جن کی مختصر عبارات سے شرح کی جاتی ہے اس میں تفسیرات، مطالبہ نہیں ہوتی۔

دعا تہذیب و تمدن اور علوم و فنون میں زرق کے طویل مراحل طے کر کے مضار اہلسوں تک پہنچی ہے۔ مصور نقشہ کشی کا جب آغاز ہوا تو اس وقت بعد دور کی نقشہ کشی میں کام آئے واسلے پیشتر رسائل پھر نہیں تھے، چنانچہ ابتدائی نقشہ کشی موجود دور کی نقشہ کشی میں پائے جانے واسلے کی اعتبارات سے غائی تھی۔ مسلمان دغرائہ دونوں نے نقشوں کی تیار کی ہیں سب سے بڑھ کر احمد لیا بلکہ وہ مسلمان ہی تھے جنہوں نے نقشہ کشی کی بنیاد رکھی جیسا کہ ڈاکٹر حسین مونس کی عظیم الشان تصنیف ”اطلس تاریخ الاسلام“ میں بیان کیا گیا ہے۔ مسلمانوں نے کر ارض اور مندروں اور ہروں کی تصویریات قائم کر کے کا جو قسم الشان کا کام کیا اور اپنی تصانیف میں نہایت بارکدہ بنی سے مقررہ مالک کے واسطے درج کیے یہ کام نقشہ کشی کے مادہ ہے۔

جنوں جوں زمین سر سے کیے گئے ڈو پگرائی نقشہ (شہروں اور اضلاع کے تفصیلی نقشے) تیار ہوئے بغضائی پچائیں کی گئیں اور مضمونی سیاروں سے تصور نہائی گئیں اور اس سے پہلے کا فز سازی اور درو شائی کی صنعت کو ترقی ملی اور طاعت و جلد بندی کے جدید اسالیب وجود میں آئے، اہلسوں کی تیار کی کا کام بھی ترقی کے مراحل طے کرتا گیا۔ پھر نقشہ کشی کے بنائے مقرر کیے گئے اور اس سلسلے میں اصطلاحات وضع ہوئیں اور لوگوں سے کام لیا گیا۔ مستحسن کے درجے متعین ہوئے اور خطوط طویل بلکہ عرض بلند سے کاروائے گئے۔ پھر خطوط دائرہ (Contours) ایجاد ہوئے جن سے

نقشوں میں زمین کے انجیب بڑا دکھائے جاتے گئے۔

اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ پچھ صدیوں پر پھیلی ہوئی ہے اور عالم اسلام کا تفرائید کر اہ قیاس سے لے کر بحر الکاہل تک پھیلا ہے۔ ظہور اسلام کے بعد باطنی بادشاہ (قیصرۃ روم) اور سامانی حکمران (اکامرۃ قازق) اپنی رعایا کو سننے دین اسلام کے حاکم کو قرض ہونے کی اجازت نہیں دیتے تھے اور یہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کی رعایا ان کے خلاف اٹھ کھڑی ہو، لہذا ضروری تھا کہ لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے میں حائل رکھا نہیں دور کی جائیں۔ اس کے نتیجے میں فوجیات اسلامی کا آغاز ہوا۔ ہم نے ترکیب فوجیات اسلامی کا تدریجی (Strategic) اور مدیجی (Tactic) نقطہ نظر

خطوط دائرہ کشور: پچھ صدیوں سے سادہ پندرہ جوں کے خطوط ہیں، چنانچہ ایک خط کشور کجماں ارطاعات واسلے متعین کر کا ہم ملتا ہے، مثلاً: خط کشور 100 میل سے مراد وہ خط ہے جو ان تمام مقامات کے ملے گا کہ وہ تمام ملتا ہے جو سب سے 100 میل کی بلندی پر ہوں۔ ایسے تمام خطوط کا مجموعہ کشوری نقشہ کہلاتا ہے۔

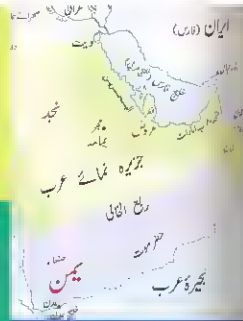
کفر کرے تو وہی ایک فاسق ہیں۔^{۱۰۰}

ہم اپنی اس کاوش کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں غرضوں سے محفوظ رکھے اور اسے ہمارے لیے نفع بخش بنائے اور ان سب کو ان کی کوشش اور نیت کے مطابق جزائے مجرورے جنہوں نے اس مصوٰۃ الناس کی تیار کی تھی حاصل کیا۔

والحمد لله رب العالمین
اللہ عالم کمال

حصہ اول

- باب اول فتوحات اسلامیہ کا یس منظر اور ان کی پیش رفت
- باب دوم فتوحات اسلامیہ کا اجمالی جائزہ
- باب سوم جزیرہ نما کے عرب





دارالحکومت
شہر
ایئر پورٹ/فضائی اڈا
تیل کی پائپ لائن

شہزاد
ریلیو سٹیشن
1967ء کی جنگ بندی (آئین فلسطین)
1949ء کی سرحد

امارت عمان سرحد
بحرین عمان سرحد
بین الاقوامی سرحد
صوبائی حدود

جزیرہ نما کے عرب کی موجودہ سیاسی تقسیم اور سرحدیں سما ک

فتوحات اسلامیہ کا پس منظر اور ان کی پیش رفت

اسلام مسلمانوں سے یہ تقاضا نہیں کرتا کہ وہ دوسروں پر اپنا دین بجا اور قوت سے مسلط کریں، تاہم وہ ان پر فرض عائد کرتا ہے کہ وہ اس دین کو لوگوں تک پہنچائیں۔ اسلام نے ان کے لیے دعوت کا یہ اسلوب پیش کیا ہے کہ وہ لوگوں کو حکمت اور دیکھے و محظوظیت سے دین کی طرف بلائیں۔ اس کے بعد تمام لوگ آزاد ہیں کہ وہ دین حق قبول کریں نہ کریں۔ لیکن مائتیں صدی عیسوی میں مسلمانوں کی ہمسایہ مسلمانیتیں قازس اور روم، جن کے حکمرانوں نے خود کو خدا کا درجہ دے رکھا تھا، وہ اس دعوت دین کے فروغ میں رکاوٹ ثابت ہو رہی تھیں۔



یروشلم میں (دومہ) کے قریب واقع کعبہ کا منظر

قازس (ایران) میں مجوسی، یعنی آتش پرست، فکری گروہی میں جتا تھے۔ ان کے ہاں بڑوں اور ماؤں سے شادی جائز تھی۔ اس سلسلے میں ان کے ہاں حرم کا کوئی تصور نہ تھا اور نہ وہ مردوں کو دین کرنے کے قابل سمجھتے تھے۔ وہ انسانی اوصاف کو کھلی جگہ رکھ دیتے تھے تاکہ مردار خود پرندے کہا جائیں۔ ان کا عقیدہ تھا کہ توہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک ان کے جودان^۱ یعنی مذہبی رہنما قبول نہ کر لیں۔ ان کا مذہب بھی اسلام کی ہمسری کر سکتا تھا نہ اس کے مقابلے میں کھرا ہو سکتا تھا۔ وہاں طبعی نظام بڑا شدید تھا۔ ان کے نظام میں خود پندری اس قدر رائج تھی جیسے وہ

بابائے ہنر اور عوام ان کے غلام ہوں۔

اس کے بغیر اسلام لوگوں کے درمیان مساوات کا دین ہے جو اعلان کرتا ہے کہ کسی عربی کو بھی یہ پلور کسی بھی کو عربی پر غلبہ نہیں ہوا۔ تقویٰ کے۔ ان حالات میں قازس اور اس کے ماتحت ممالک میں دعوت اسلام کا دروازہ کھل جاتا تو آپ کچھ کہتے ہیں کہ اس کے کیسے حیرت انگیز اثرات مرتب ہونے والے تھے!

یہی وجہ تھی کہ اموی باپشاہوں نے اپنے ہاں دعوت اسلام کا دروازہ بند کر رکھا تھا اور اس سلسلے میں عمل طور پر عدم تعاون کی روش اختیار کی ہوئی تھی۔ اور اس کی ابتداء اس روز ہوئی تھی جب شاہ قازس خسرو پر دیز (کسری) نے نئی کریمہ^۲ کا منصوبہ رکھ چاکر دیا تھا اور اپنے ساتھی کیسے تھے

۱۔ قازس میں "مزد" (عربی میں مزید یا مزید) کے معنی ہیں درختی آتش پرستوں (نکستوں) کا بیڑا، دافنی مندر یا عالم۔ ہر مذہب مذہب زرتشتیوں کے سب سے بڑے مذہبی بیڑے کو کہتے ہیں۔ (حسن اللغات، قازس، 867ء)

کہ آپ ﷺ کو گرفتار کر کے اس کے سامنے پیش کریں۔¹ اس دوران میں خسرو پرویز کا انتقال ہو گیا اور اس کے بعد بھی اسلام کے بارے میں اہل فارس کا رویہ تبدیل نہیں ہوا تھا۔

آخر زرم، یعنی پارسی سلطنت میں مسیحیت رائج تھی جو کہ ان عواموں کے سبب ضعف کا کار ہو چکی تھی۔ اس کے پادشاهوں اور اہل فارس نے اپنی اچارہ داری قائم کر رکھی تھی۔ مسیحیت فکری اور مذہبی طور پر کئی فرقوں میں بٹی ہوئی تھی۔ جب ایک ہی دین سے مشابہ فرقوں میں اس حد تک دشمنی تھی کہ کفارین کی گردنیں اڑانا، زندہ جگانا یا کھال اتار دینا، پانی میں ڈبونا اور قتل کر کے لاشوں کے ٹکڑے بکڑے کر دینا ان کا عام دستور تھا تو اس ماحول میں سنے دین اسلام کی حکومت کیے بغیر کیسے ممکن تھی؟ یہ کسی ہوا کہ نصیری الشام² کا طناتی حکمران جو زرم کا باجوہ دار تھا، اسے بھی ملکہ کے سفیر جاسٹ بن میرازوی کاٹھن مکتوب نبوی ﷺ نے لگے تو زری حکام نے ان کو گرفتار کر کے شہید کر دیا۔³



نصیری الشام کی کٹی کاٹھن، جہاں بھی نبوی و احباب نے نبی ﷺ کی یادگار بنائی

ان اسباب کی بنا پر اہل اسلام کے لیے فارس و شام اور مشرق و مغرب میں ان سے ملحقہ علاقے فتح کرنے کا شرعی حجاز حاصل ہو گیا تھا۔

چنانچہ مسلمان اس آیت قرآنی کے زمرہ سے بلند کرتے ہوئے ان ملکوں کی طرف بڑھے:۔

﴿هُوَ الَّذِي بَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِن طِينٍ ثُمَّ يَرْجِلُهُ مِزْجَ اللَّحْمِ وَالْعِظْمِ فَیُخْرِجُهُ مِّنَ بَیْطِنِ الْكَفَّارِ﴾

”وہ (اللہ) ہی ہے جس نے انسان کو لہو اور دھن کے ساتھ بیجا کیا کہ وہ اسے سب اوپان پر طالب کرے اور اللہ بلور گماہ کا بی ہے۔“ (الفصح: 48-28)

1 خسرو پرویز نے بادشاہت اپنے باپ سے سنبھالی۔ بعد میں کچھ عرصے تک اس نے گورنر بن وادان کا سامنا کرنا پڑا جو آری کو گرفتار کر کے مصر۔ شام میں پیش کریں، چنانچہ وادان کے دو فوجی افسر خسرو اور باہر مدین پہنچے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ”میرے سب نے آج دامت صلاہ، رب (بادشاہ) کو مار دیا ہے۔“ وادان فوجی وادان کے پاس لوٹ گئے اور خسرو پرویز کے قتل کی خبر پہنچی۔ جسے اس کے سوتیلے بیٹے خسرو پرویز نے داکہ دیا تھا۔ اس پر کھڑو وادان اور یمن کے خارجی ایک مسلمان ہو گئے۔ (تلس سیرت نبوی، 1: 340، الزحید المحمدی، 1: ص 354)

2 نصیری الشام: شام کی یہ فوجی قتل کے دو سب مشعل دوران میں واقع ہے۔ لکھنؤ کے نزدیک بغداد کا ایک قصبہ بھی نصیری کہا جاتا ہے۔ (معجم البلدان: 44: 1)۔ نصیری الشام کو باہر نصیری کہتے ہیں۔ (تلس الشام میں اس کا نام نصیری لکھی ٹاٹا دیا گیا ہے۔ بغداد کی سرحد سے 10 میل (30 کلومیٹر) شمال کی جانب ہے۔ تراث میں اس کا نام بعد وادان کہا گیا ہے۔ (اردو دار و حارث اسلام، 1: 585/4)

3 نبی ﷺ نے حارث بن عمر اور ابی ذرؓ کو کھلا دے کر شام کی طرف بھیجا۔ ستر (اردن) کے مقام پر انھوں نے کھوٹ نبوی پیش کیا تو ظرمیل بن عمرو طناتی نے انھیں گرفتار کر لیا اور پانچ سو روپیہ دی۔ جب نبی ﷺ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے ان کا قصاص لینے کے لیے حضرت زید بن حارثؓ کو ان کی غلامت میں تین ہزار کاغذ بھیجے جس کے نتیجے میں عمرو کا منہ توڑ پیش آیا۔ (تلس سیرت نبوی، 1: اردو دار و حارث اسلام، 1: 337 بحوالہ اسد الغابہ: 628/1)

اس نئی قرآنی کی روشنی میں عزمِ مصمم سے سرشار مسلمان صحرائے عرب سے نکل پڑے، جس نے ابنِ پرصوق و صنا کا خوب رنگ چڑھا دیا تھا۔ اور اللہ کے دلی ہیں کہ آئندہ عالم میں پھیل گئے۔

فتوحات کا آغاز اوائل 12ھ/633ء سے ہوا جب خالد بن ولید عراق میں داخل ہوئے اور اسی سال ماہِ ربیع میں انکارِ شام کی طرف بڑھے۔ اس طرح مشرق و مغرب میں کثیر فتوحات حاصل ہوئیں جیسا کہ ہم نے اس سلسلے میں انھیں بیان کیا ہے۔

اسلامی فتوحات کا تیل بیک وقت دو سمتوں میں آگے بڑھا:

① مشرق میں عراق، الجزائر، فارس اور ان سے آگے کے علاقے۔

② شمال میں شام و فلسطین اور اس کے بعد مغرب کی طرف مصر، شمالی افریقہ اور انڈس (اور مشرقی یورپ)۔

انگلے سلطنت میں ہم ان دونوں محاذوں پر اسلامی فتوحات کا جائزہ نہیں لے سکتے۔



انحراف (غیر خطہ) کی دین اور ان پر قرآنی
﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾
"اللہ نے اس کی مدد کی" (انحراف 40:9)

حصہ اول باب دوم

فتوحات اسلامیہ کا اہمالی جائزہ

1

مشرقی فتوحات

خالد بن ولیدؓ کو یلغار

خلیفہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولیدؓ کو 18 ہزار کا لشکر دے کر عراق روانہ کیا۔ انھوں نے آنٹش پرست ایرانیوں اور جیرہ اور الجیرہ میں ان کے زیرِ نگیں عرب حاکموں کو شکست دی۔ ان کے ہاتھوں جیرہ کا سقوط مکمل میں آیا۔ پھر انھوں نے وادی کے قراٹ کے مغرب میں ایرانی فوجوں کا مقابلہ کیا اور پندرہ ہزار کے سر کیے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ مدائن کی طرف بڑھتے، ان کی عسکری صلاحیتوں کی شام میں ضرورت پڑ گئی، چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو انھوں نے انھیں لکھا کہ وہ اپنی آٹھویں فوج لے کر شام پہنچیں اور آٹھویں مشن میں عارضہ شیمیائی لڑائی کے پاس عراق میں چھوڑ جائیں (مصر 73ھ / اپریل 634ء)۔ ان کے پیچھے مشن میں عارضہ شیمیائی لڑائی کے اوپر خرمن لڑائی لڑائی 13ھ / اواخر مئی 634ء میں باطل کے مقام پر 10 ہزار ایرانیوں کو شکست دی۔



یاموک (عراق) کے کنارے

ابو عبید بن جراحؓ کی شہادت

خلیفہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کے دوران امیر المؤمنین عمر فاروقؓ کو خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں لشکر بھیجا جنھوں نے ایرانیوں کو درج ذیل جنگوں میں شکست دی:

✽ شمارق: (8 شعبان 13ھ / 7 اکتوبر 634ء) ¹

۶ شمارق: یہ لڑائی (عراق) کے نزدیک ایک مقام ہے۔ اموی لشکر کی یہاں آمد اور فتح فاروق کا ذکر حضرت مطہ بن عاصؓ کی روایت سے اس شعر میں کیا:

فَلَمَّا جَاءَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
إِلَى الْمُسْلِمَاتِ الْمُسْلِمَاتِ فَوَقَّعَ الْمُسْلِمَاتِ

”ہم نے عمان کے علاقے پہنچے، اموی لشکر کی یہاں آمد اور فتح فاروق کے والدی ہاشمہؓ کے گتے ہاتھ تک پہنچا، ہاں ہے۔“

(معجم البلدان: 304/2)

✽ مقام طیبہ (12 شعبان 13ھ / 11 اکتوبر 634ء)¹

✽ یثرب (17 شعبان 13ھ / 16 اکتوبر 634ء)²

پھر سرگز جبریل آیا (23 شعبان 13ھ / 22 اکتوبر 634ء) جس میں ایرانیوں نے ابومہدی جعفر کی فوج کو شکست دی۔ ابومہدی ایرانی تھے جس کے پاؤں تلے کچلے جانے سے شہید ہو گئے اور ان کے سر ہار ہزار مسلمانوں نے شہادت پائی اور اسے ہی دریائے فرات میں ادب کر شہید ہو گئے۔ مشی خانہ ہار ہزار فوج بچا کر بچھپے لے آئے اور اسے روزِ معرکہ اُنہیں میں انہیں ایرانیوں پر پھینچ حاصل ہوئی۔ پھر مشی خانہ کے پاس تک آ پہنچے اور رمضان 13ھ / نومبر 634ء میں معرکہ بُزِجَب نہ ہوا جس میں انہوں نے ایک ہونے ایرانی لشکر کو چابی سے دو چار کر کے یومِ حِرم کا اہتمام لیا۔ اس کے بعد انہوں نے عراق کے ایک سرے سے دوسرے تک بڑی سرعت سے چھاپا مارا، کھارواں لیں حتیٰ کہ حدائق کے قریب دریائے دجلہ جو ر کے تونق بغداد پر بلند ہوا (شوال 13ھ / دسمبر 634ء) مشی بن عمار نے خانہ کے ان کارروائیوں سے دشمن کو مرعوب کر دیا اور اس میں مسلمانوں کے مقابلے میں آئے کی بہت ترقی۔ اس دوران میں اہل فارس نے پردہِ روم کو اپنا بادشاہ بنایا اور ایک لشکر عظیم جمع کر لیا۔ اس صورت حال میں مشی بن عمار نے خانہ کو ہرا کی طرف چلت آئے۔



بغداد: عید صبا میں بغداد کو بی بی میں اہل کے ساتھ بغداد "بولا اور چھا جاتا تھا۔ تاہم باقرت مولیٰ (سنی 626ھ) اسے "بغداد" کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہاں ہر ماہ ایک ہوا میلہ (سنی) لگتا تھا۔ اس کے قبل بغداد کے سنی ہیں۔ "یار دا" یا "دارا کی فوج کا ہوا" اور انہیں کہتے ہیں۔ "بلغ ایک بہت کام تھا مگر نے ایک ہکڑے کو زمین کا بھگڑا ہوا تھا۔ دو ہکڑے اپنے خیر میں خیر کا بھگڑا تھا، چنانچہ اس نے کہا "بلغ دارا یعنی" بلغ نے (جو قلعہ زمین) دیا، سب سے پہلے طیلہ الخضر مندر نے 145ھ میں بغداد آباد کرنا شروع کیا اور 149ھ میں دارالخلافہ باغیہ سے یہاں منتقل کر لیا۔ اس نے اسے دہلی سلطنت بنائی اور پانچ دہائی تک یہاں سے عدت اسلام کا نام دیا۔ اسے "ہم اللہ بنا" جو "سیدہ ابراہیم" بھی کہا جاتا ہے (مصحح اللہ: 457، 458/1)۔ بغداد کی کل مساحہ 836ء 892ء دارالخلافہ رہا۔ بغداد: 653ھ 1258ء میں چنگیز خان نے 1401ء میں اسے تباہ کرنے چاہا۔ 1638ء میں عثمانی خلیفہ مراد اول نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اب یہ عراق کا سنی اور سنی دارالخلافہ ہے۔ سو یہ بغداد میں بغداد، اعلیٰ کا خیر ہو رہی ہے اور عدائی کے مطابق شمال میں آج بھی 32 لاکھ سے زائد ہے۔ (المصحح فی الاسلام)

سعد بن ابی وقاص نے خانہ میدان قادیسیہ میں اب امیر المؤمنین عمر بن خطاب خانہ نے سعد بن ابی وقاص خانہ کو اسلامی لشکر کی قیادت سونپی، چنانچہ انہوں نے 33 ہزاری فوج کے ساتھ تیسرے شعلے کا قاتل کیا۔ 19 شعبان 15ھ / 22 ستمبر 634ء کو قادیسیہ کا معرکہ پیش آیا جس میں ایران کے لشکر عظیم (2 لاکھ افراد) کو شکست ہوئی اور جب و سیاست میں خالق بڑے بڑے ایرانی سالار مارے گئے۔ مفر 18ھ / مارچ 637ء میں عدائن کا سطرہ ہوا اور یزید کو شاہِ کلوان کی طرف فرار ہو گیا۔ اس کے لشکر کو جلودار میں ایک اور شکست ہوئی (اول ذی قعدہ 18ھ / 24 نومبر 637ء)۔ پھر یزید کو زے کی طرف راہ فرار اختیار کرنی پڑی۔ اس دوران میں طوائف جمع ہو گیا اور مسلمانوں نے

1 - مقام طیبہ: یروش واسطہ (سور) میں ستر کے پاس واقع ہے۔ یہاں ابو جعفر جعفری خانہ اور امویانی سپہ سالار زمریان کے لشکر میں جنگ ہوئی تھی جس میں ایرانیوں نے بُری طرح شکست کھائی۔ (مصحح اللہ: 228/3)

2 - یثرب: یثرب ہوا میں آج بھی ایک شہر ہے۔ یہاں ابوعبید جعفری جیتنے چائیں کی فوج کو شکست دی۔ (مصحح اللہ: 327/1)

200 کلومیٹر کا نصف دائرہ وڈن سے نکالی کرالیا۔

ادھر متہ بن خزدان چائٹا نے مطلع الاہل 16ھ 16 مئی 637ء میں شہ العرب¹ کی طرف چٹن قدی کی اور ریجیب، شعبان 16ھ 16 اگست، ستمبر 637ء میں قدیم شہر اہلہ پر قبضہ کر لیا۔ انھوں نے شہر بصرہ کی بنیاد رکھی جبکہ سعد بن ابی وقاص چائٹا نے کوفہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ ان دونوں شہروں سے لشکروں کی روانگی کے نتیجے میں مشرق اور شمال کی طرف کثیر فتوحات حاصل ہوئیں اور ساسانی سلطنت کا امپائر اور الجوزہ کا درخت مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔



دائیں کے: کعبہ شہر کوفہ

مسلمانوں نے اہواز میں ایرانی سپہ سالار بزرخران پر فتح حاصل کی اور اسے گرفتار کر کے امیر المومنین عمر فاروق چائٹا کی خدمت میں بھیج دیا۔ عبداللہ بن مالک بن نعم چائٹا شمال میں ہجرت² کی طرف بڑھے اور اسے بمذاہق 11ھ 16 جون 637ء میں فتح کر لیا۔ پھر انھوں نے موصل اور نیبئی³ فتح کیے۔ ادھر عربوں نے مالک چائٹا نے

بھیٹ⁴ اور قریظہ⁵ کی طرف چٹن قدی کی اور دونوں فتح کر لیے۔ پھر عیاش بن نعم چائٹا نے الجوزہ کی فتح کی کھیل کی (ذی الحجہ 16ھ 1

1 شہ العرب: اولاد فرات، قوت کے نزدیک باہم ملنے میں فو شہ العرب کا دریا مٹا ہے جو بصرہ کے جنوب میں موق اور امیہ کے مابین سرحد بناتا ہے اور فتح فارس میں پکارتا ہے۔ شہ العرب کی لمبائی 85 کلومیٹر اور زیادہ سے زیادہ چوڑائی 1200 میٹر ہے۔ اس پر بصرہ کی مشہور بندرگاہ واقع ہے۔ شہ العرب کے اس پاس مجاہدوں کے اقامت گاہاں میں سب سے بڑے ہیں، غرض شہر کے قریب (فران سے آئے والا دریا) کا رن، شہ العرب سے ملتا ہے۔ (السنجد فی الاحیاء)

2 ہجرت: عراقی کا یہ شہر سامراء کے شمال میں اور بڑے دریا کے کنارے واقع ہے۔ یہ صوبہ (خاندن) حکمریت کا صدر مقام ہے۔ ہجرت شہر میں مسلمان تہذیب اولیٰ پہنچا دے گئے۔ 1384ء میں جو لوگ آئے اسے چادر دیا (السنجد فی الاحیاء)۔ عراق کے موجودہ صدر مقام کسن کی چائے پوکش گہیتہ کے پاس ایک قصبہ ہے۔

3 نیبئی: اسے نیبہ یا جینہ بھی کہتے ہیں (بعض علاقہ خلافت مشرقی)۔ انڈوپول نے اسے گیارہویں صدی ق م میں دارالحکومت بنایا تھا۔ شاہ تارپ (704-681 ق م) کے عہد میں اس نے بہت شہرت پائی۔ 612 ق م میں یاش اور باد (6 سز) کی حمہہ افواج نے اسے چادر دیا۔ فرات سی لمبرین نے 7820ء میں دریائے دجلہ کے مشرق میں اس کا قریب پانچواں صدی ق م کے عہد میں اس کے کھنڈروں کا پتہ کیا۔ یہاں شاہ تارپ اور اشرقیہ پال کے کھنڈر کا قتل و غارتی ہیں۔ نیبئی شمالی عراق کا ایک صوبہ بھی ہے جس کا دارالحکومت، مکمل سے جو نیبئی کے ہاتھ لگا دیا جلد کے طرفی کنارہ ہے۔ یہ ایک روایت کے مطابق قوم عربوں کی یہاں آباد تھی۔ حضرت یونس بن یحییٰ جلد بھی شہر نیبئی سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ قصبہ موصل، بصرہ، مدائن میں لگتے ہیں کوکھ کے مضافات میں کسی ایک قصبہ نیبئی کہا جاتا ہے۔ (الطرس الفرائز (اورو) میں: 48)

4 بیتھ یا بیتھ: ابائی فرات پر واقع عراق کا قصبہ بیتھ صوبہ انبار کا صدر مقام ہے۔ یہاں شمال کا پورا دائرہ ہے (السنجد فی الاحیاء)۔ بیتھ میں بیتھ تھ بن

مبارک اللہ کا محلہ ہے۔ بیت، خزدان (شام) کا ایک قصبہ بھی ہے۔ (معجم البلدان: 420/5)

5 قریظہ یا زحام کے قدیم شہر قریظہ کے کھنڈر صوبہ کسن میں دریا سے غازیہ اور واسے فرات کے عظیم پر واقع ہیں (السنجد فی الاحیاء)۔ قریظہ یا، اگر کھیا کا معرب ہے جبکہ کبھی کبھار اس کے دے کو کہتے ہیں۔ قصبہ قریظہ یا واسے فرات اور شام کی ملکیت میں واقع ہے۔ (معجم البلدان: 328/4)

دسمبر 637ء اور صیحین، اہل یار اور حاکم، وغیرہ فتح کر لیے۔

جنگ نہاد اور اس کے نتائج

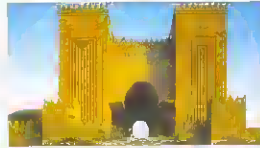
پھر ہلاوہ کی جنگ ہوئی جو قادیسیہ کے بعد دوسری فیصلہ کن جنگ تھی جسے مؤرخین فتح القسطنطنیہ کا نام دیتے ہیں۔ اس میں 15 ہزار مسلمانوں نے
لحمان بن نوفل بن ہذیل کی قیادت میں ڈیڑھ لاکھ کجی ایرانیوں کے ہم طہر کو شکست دی۔ اتنا بڑا لشکر اہل فارس اس کے اندر کسی آکھانہ کر سکے۔
مسلمان جلد ہی سرزمین فارس کے طہل و عرض میں پھیل گئے اور ان کی فتوحات کا دائرہ آذربائیجان، آرمینیا، صومالیہ،²، باب الایواب (در بندر)،
طس،³ خراسان، بختان (سیستان)، کرمان اور کرمان وغیرہ تک پھیل گیا۔



مشرق وسطی میں آرمینیا کی سرحد پر کوہ ارارات (جہاں فتح نوح نامی



شہر اور بڑی گلی حفر



تینٹی میں ایشوری گلی کے دروازے کی باقی بچہ



دھشت، موخان، آذربائیجان (ایران)

1. ایسیس، اتریا (ہلہ نیا)، اور ایران آٹھ گلیں ترکی میں شامل ہیں۔
2. 'صومالیہ'، 'سیارڈو'، 'ایران' کا ایک حصہ ہے۔ یہاں اورشل سے تیرہ تک پہاڑ جہاں ترکمان اپنے ریاز چراتے ہیں۔ اہل موخان اسے 'موخان' کہتے ہیں (معجم البلدان: 2515)۔ موخان ہڈان، شیخ (آئینہ) سے کا ہوجت، کی فتح ہے۔
3. طس: یہ شہر اور اس کے گرد کرمان کے درمیان واقع ہے۔ طس نامی دو مقامات ہیں، طس اور طس کر۔ طس نامی کرطمان کہا جاتا ہے۔ یہ عرب اسے باب خراسان کا نام دیتے ہیں (معجم البلدان: 2514)۔ ان دونوں طس موپہ خراسان کا اہم شہر ہے۔ یہاں سے مشرق میں قزوین اور قاجان (خراسان)، اور مغرب میں بخت دہام (صوبہ یزد) گزرتی جاتی ہیں۔ (الطلس العالم)

2

شام اور مغرب کی فتوحات

شام کی فتوحات

اورہ کے خلاف جنگوں کے دوران میں جب خالد بن ولید بن عاص غزوہ کاغیر لہذا کے مقام پر ٹھہرنا تھا تو وہیں نے اپنا کھچا مارا جس سے مسلمانوں کو بڑی تاعالیٰ پی۔¹ اس سے طیبہ واولیٰ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس نتیجے تک پہنچے کہ وہیں سے مسلمانوں سے جنگ کا تہیہ کر لیا ہے۔ لہذا انھوں نے چلن قدمی میں چل کر نہ کا فیصلہ کیا اور چار سالہ اوروں کو پرچم اور افواج دے کر بھیجا۔ یہ یہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ² (مراہ 7 ہزار فرج) وفتح کی طرف۔ قریشی بن حنہ رضی اللہ عنہ (مراہ 7 ہزار فرج) ارون کی طرف۔ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ (مراہ 5 ہزار فرج) فلسطین کی طرف۔ ہرے۔ چنانچہ شام کی پہلی لڑائییں عرب³ اور رانی کے مقام پر ہوئیں (24 ذی الحجہ 62ھ 2 مارچ 634ء) جن میں یہ غزوہ نے رومی فوجوں کو شکست دی۔



والی ارون اور تہہ ربار

ان چاروں اسلامی لشکروں کے مقابلے میں ہر بار رومیوں کی تعداد کمین لڑاؤ تھی اور مسلمان انکے ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ لہذا انھوں نے ایک غیارت کے تحت

1. بلقا، عرب خرواروں نے نام پڑو شرقی ارون کے ان تمام علاقوں کے لیے استعمال کیا ہے جو تہہ ربار ماب (مواب) یا غلیاد (Gilead) کے ہرے ہے۔ یا اس کے وسطی حصے کے لیے یس کا مرکزی شہر تہہ رباروں میں عمان (Eebus) یا سلطہ رابینے ہے۔ بل میں والی نرہ اور جنوب میں والی ارون (Armon) کے وادیں واقع ہے۔ غزوہ وفتح اور عمان کی پڑاؤ کی کے کھلی مرے بعد یہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے اس علاقے کو فتح کیا۔ اس میں بلقان کے شہر شلا اورہ (اورہ) اور ماب کے اہم ماب شامل تھے۔ سن 635 میں یہ فتح ہوئی ہے۔ (جہاں میں غزوہ نے فوج پائی تھی۔) (ارو وکرمہ معارف اسلام: 822/4)
2. فلسطین (فوجات اسلام) (عربی) میں بلقا کی جگہ تہہ ربار ہے جبکہ اسلامی لشکر اور رومیوں میں پڑاؤ تھا، کے مقام پر نہیں بلکہ بلقا (شرقی ارون) میں ہوئی تھی جہاں کتاب کے ذکر کے باب وفتح افسانہ میں درج ہے۔
3. صحابی بن بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ وادیہ وادیہ کے بلقا کی اور فوری طیبہ ربار بن مواب کے چلے تھے۔ (تہہ ربار)
4. عرب نے تمام ارض فلسطین میں سے جہاں یہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے کما طرہ ربار وادیہ باقی لڑائی رومیوں سے مغرب ہوئی تھی۔ تہہ ربار اور عرب کو ہر (ط) عرب (کے لیے جس کی فتح ہوئی تھی) سے ربار وادیہ وادیہ ارض فلسطین کی اولاد و عرب میں چلی گئی جو تہہ ربار (عرب) میں واقع ہے (معجم البلدان: 98/4) عرب فلسطین تہہ ربار کے جنوب میں واقع موجود رومی شہر اور وادیہ کے جنوب میں پڑا تھا۔
5. وادیہ فلسطین میں غزوہ کے قریب ایک یس ہے۔ یہ بعد صد قریب میں مسلمانوں اور رومیوں کے مابین ہوئی لڑائی وادیہ میں ہوئی۔ (معجم البلدان: 47/2)

لڑنے کا فیصلہ کیا اور ابوبکرؓ دین جراح بننے لگا۔ پانچ سو سالہ جنگوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مدد طلب کی، چنانچہ ابوبکر صدیقؓ بننے والے خاندان بن ولید بن ابی جراحؓ کو حکم بھیجا کہ عازا عراقی سے نصف فوج لے کر شام پہنچیں اور متحدہ لشکر کی قیادت سنبھالیں۔ اس طرح پندرہ شام کی مکمل تعداد 33 ہزار ہوئی۔ خالد بن ولید بن ابی جراحؓ نے شام آ کر نصرتی الفج کر لیا (25 ربیع الاول 13ھ مئی 634ء)، پھر دمشق کا رخ کیا۔ ابوبکرؓ بننے والے بنی ہاشم سے جبکہ عمر بن خطابؓ بننے والے بنی امیہ بن ابی جراحؓ بننے والے بنی امیہ بن ابی جراحؓ کے اتحاد میں شام صروف رہے۔ وریں ایک ایک روٹی فوج نے جس سے چیلن قدرتی تا کر شریعت بننے سے نصرتی دایں سے لیں۔ اسی طرح ایک دوئی لشکر فلسطین کی طرف بڑھا۔ خالد بن ولید بن ابی جراحؓ نے اسلامی مساکر اچھا دین



عرب فلسطین کی دہلی



ہیملٹن میں، ملی سٹوڈنٹس (Bacchus) کے کھانا

کے مقام پر جمع کیے اور ایک لاکھ روہیں اور ان کے عرب حلیوں کو شکست دی (27 جمادی الاولیٰ 13ھ 30 جولائی 634ء)۔ اس جنگ میں دشمن کے 3 ہزار فوجی مارے گئے اور پانچوں نے دباؤ فرما اختیار کیا۔ حضرت خالد بن ابی جراحؓ نے اس کم سے تاریخ ذکر پھر ویش کا چا محاصرہ کیا۔ روہیں کا دوسرا لشکر دمشق کے جنوب میں مرج الصفر کے مقام پر جمع ہوا جسے حضرت خالد بن ولید بن ابی جراحؓ نے شکست دی اور لوہے کر پھر ویش کا محاصرہ کر لیا۔ اس دوران میں حضرت ابوبکر صدیقؓ بننے والے 21 جمادی الاولیٰ 13ھ 23 اگست 634ء کو رحلت فرمائی اور امیر المومنین عمر بن خطابؓ بننے والے خلافت سنبھالی۔ انھوں نے خالد بن ولید بن ابی جراحؓ کو حوول کر کے ابوبکرؓ دین جراح بننے لگا۔ مساکر کا امیر مقرر کیا۔

جنگ بیسان

اس دوران میں سادہ جرجل نے 60 ہزار کا لشکر مرج الان عامر کی طرف سے بیسان روانہ کیا جو طبرہ کے جنوب میں واقع ہے۔ دریں اثنا 20 ہزار روٹی اٹا کیے سے علیحدہ گئے راستے بیسان آ پہنچے۔ اس روٹی افواج کی تعداد 80 ہزار ہوئی جن کا سپہ سالار نکسار یس تھا۔ اسلامی افواج فوج میں جمع ہوئیں اور انھوں نے درہائے آردن پادکر کے روہیں کر شکست فاشی دی (28

1. اعلیٰ: لبنان کا یہ شہر؟ ہرقہہہ کے لیے مشہور ہے۔ یہ شہر صدر سے 1950 میٹری بلندی پر واقع ہے۔ سلیڈ کی (پہاڑی) (اختیاروں کے عہد میں یہ پہاڑی چرس (عربی: الشمس) کے نام سے مشہور تھا۔ روٹی مہم میں یہاں جو میٹر (مستری: پہاڑ) کا مہم بنا (المتحدہ: فی: الاحلام)۔ کہا جاتا ہے کہ اعلیٰ ملک ملک و شہر کے پہاڑوں کی سرحد پر گیا۔ یہاں قصر سلیمان کی تھا۔ اصل حضرت الیاسؑ کی (8) کی قوم کا بیت تھا جس کے نام سے اعلیٰ موسم بہار پہاڑی اس بیت کو چیتے تھے۔ یہاں حضرت الیاسؑ لڑا اور جلد (عہد: تن: چیل: لکڑی کی: بکری) کی قبریں ہیں (مصحف: البقرہ: 454/1)۔ 381ھ 972ء میں اعلیٰ پر عالمی اور 2 سال بعد روٹی فوج ہو گئے۔ 416ھ 1026ء میں وہی ملک صالح اکین ہوا جس نے اسے جہا نیوں سے واپس لیا۔ 649ھ 1154ء میں ذوالعہد بن رگی نے اسے فتح کیا۔ پھر 585ھ 1170ء کے شہر ذکر نے سے پہاڑ 11 ہزار ہوا جسے لاسر: قہیر کہا گیا۔ (دور: افزہ: صراف: اسلامی: 634/4)

2. نیکس: آردن کا شہر جس کا پہاڑ (Pelea) بیسان کے جنوب شرق میں واقع ہے۔ پہاڑ ان دنوں (10) شہروں میں سے ایک شہر کا نام ہے جس میں بیعتوں نے 310 ہجری میں آ پڑا تھا (المتحدہ: فی: الاحلام: ص: 407)۔ نیکس اور بیسان کے درمیان وہ: نے آردن عالمی ہے۔

حصہ اول

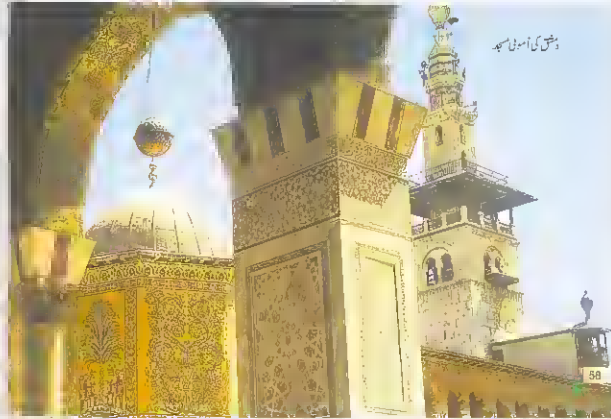
ذی قعدہ 13ھ / 3 جنوری 635ء)۔ یوں اردن کا تمام علاقہ مسلمانوں کے زیر تسلط آ گیا اور اہل اردن نے ان سے مصالحت کر لی۔ مسلمان پھر دمشق کی طرف لوٹ گئے اور چار ماہ اس کا محاصرہ کیے کرکے۔

ستون دمشق

محاصرہ دمشق کے دوران میں حضرت خالد بن ولیدؓ شہر کے مشرق میں تھے، عمرو بن عاصؓ جلاوطن اور خرمصیلؓ جلاوطن شمال میں، ابوعبیدہؓ جلاوطن مغرب میں اور یزید بن ابی سفیانؓ جلاوطن جنوب میں تھے۔ انہوں نے جب محاصرہ ختم کر دیا اور عمرو بن ولیدؓ لشکر کے قائد تھے اس بن مسلمہ بن کوکبؓ کی کوئی امید نہ رہی تو اس نے ابوعبیدہؓ جلاوطن سے صلح کی درخواست کی۔ اور دمشق کے روی گورنر نے حضرت خالد بن ولیدؓ سے امان طلب کی جو انہوں نے دے دی۔ اس دوران میں تھکے ہوئے مسلمانوں نے شہر کے دروازے کے درمیان میں دروازے کے درمیان میں ابوعبیدہؓ جلاوطن کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ یوں اقوام 15 ربیع 14ھ / 3 ستمبر 635ء کو دمشق کا محاصرہ ختم میں آیا۔

جبلک اور جھن کی فتح

سرحدوں میں مسلمان دمشق میں ستمبر 635ء میں جب جبلک کے راستے قسص کی طرف بڑھے۔ چلیے یزید بن ابی سفیانؓ جلاوطن دمشق میں رہے، خرمصیل بن حسنہؓ جلاوطن اردن میں اور عمرو بن عاصؓ جلاوطن فلسطین میں ٹھہرے۔ ابوعبیدہؓ جلاوطن نے جبلک جالوں کی صلح کی درخواست منکر کر لی (25 ربیع الاول 15ھ / 6 مئی 636ء) اور مسلمانوں کا شہر پر قبضہ ہو گیا۔ اس کے بعد 21 ربیع الاول 15ھ / 16 جون 636ء کو مسلمان قسص میں داخل ہو گئے جبکہ شہر یوں نے کوئی خاص مزاحمت نہ کی۔



دمشق کی آموئی مسجد



یرموک کا ٹیمپل آف مہر

اب جرقہ نے جرابلس کے طور پر 2 لاکھ کانیزو کثیر باباں کی سپہ سالاری میں روانہ کیا۔ ابوبکر و جبار نے مصیبت کے وقت مص سے دمشق کی طرف لوٹ آئے۔ جب رومی لشکر مص میں داخل ہوا، پھر ہاتھ 1 اور ہتھک سے ہوتے ہوئے انھوں نے جابہ 2 کے جنوب میں مسلمانوں کو گھیرنا چاہا لیکن مسلمان لپٹا ہو کر پھیلے جابہ، پھر اوزرعات چلے آئے۔ رومی لشکر ان کے برابر چلا آ رہا تھا حتیٰ کہ وہ دریائے یرموک 3 کے کنارے آئے۔ ابوبکر و جبار نے سپہ سالاری خالد بن ولید بن زید کے سپرد کی۔ جنگ یرموک میں رومیوں نے شکست کھائی اور واقفہ کے قریب مغرور مسیحی مسلمانوں کے دریا کی تاب نہ لا کر یرموک کے بلذکار سے سے شیب میں ڈھیر ہوتے چلے گئے۔ یہ جنگ 5 مارچ 636ھ 12 اگست 636ھ کو لڑی گئی۔ اس کے نتیجے میں شام کے تمام دروازے مسلمانوں کے لیے کھل گئے۔

1. تاریخ: ان دنوں لبنان میں ٹائل ہے۔ محقق (مور) پتہ کا دارالحکومت زملہ ہے۔ ہتھک اور چول بھی اسی موضع میں ہیں (المعجم فی الأعلام)۔ کل ہتھک، یعنی میدان طاع کے شرقی میں شاہی مسجد پر جمال لبنان اشراف اور شہل الخلیج واقع ہیں، اور مغرب میں جمال لبنان پھیلے ہوئے ہیں (مجلس العلماء)۔
2. جابہ: یہ جابی حدان (شام) میں مرجع الصفر کے قریب حران کے فوار میں ایک قصبہ ہے۔ اسے جابہ الجوان بھی کہتے ہیں۔ یہاں امیر المؤمنین مرثدہ بن یزید نے شہر خطبہ دیا تھا (معجم البلدان: 9172)۔ جابہ شہر شامی شہر تون کی مرکزی مقام کو تھا، اس لیے جابہ شامی کے نام سے موسوم ہوا۔ یہ حران میں دمشق سے تقریباً 80 کلومیٹر جنوب میں ہے اور "لوز" سے زیادہ دور نہیں۔ آئی کل یہ مقام ایک بہت بڑے قصبے اور چراگاؤں پر مشتمل ہے۔ وکل کے جنوب مغربی دروازے باب الجویہ سے اس کی فائز دہی ہے۔ یہ بہت عرصہ قبل وکل کا صدر مقام (پمپائی) اور بطلان مہاس میں جیبہ فلسطین کا آغا اسطی لشکر ہوا تھا توک نہیں بنا کر گئے، دے 64 ھ 684ء میں بنیں حران کی حکم کی خلافت کا اعلان ہوا اب جابہ کا نام ان ماس تون سے مروی حدیث کی بدولت زید یہ کہ قیامت کے دن اہل ایمان کی زبوں میں جابہ میں ہوں گی اور کفار کی جہنم میں۔ (رواد و تکریم حارف اسلام: 19، 12/7)
3. دریائے یرموک: شام کا یہ دریا طبع مرتفع حران سے نکلتا ہے اور شام اور اردن کی سرحد پر بہتا ہوا پھیلتا ہے۔ یہ جنوب میں درہ بنے اردن (The Jordan) سے جاتا ہے (المعجم فی الأعلام)۔ یرموک حمر الجبل کے مقام پر دریائے اردن میں جا رہا ہے۔ آئی کل یہ دریا جودی جبل مہرہ کے نام پر پڑتا تھا شامی لکھا ہے۔ یرموک کا میدان جنگ نیز (الرحا) اور یرموک کے قصبہ جابہ تھا اور یہ جابہ جابہ (جو جابہ) سے زیادہ دور نہیں۔ (رواد و تکریم حارف اسلام: 286/23)



شہارہبہ قبطیہ کے آثار

مصر کی فتوحات

عمر بن عباسؓ کا شمار یہ ۴ سے رواں ہونے اور 4 ہزار فوج کے ساتھ مصر میں داخل ہو گئے۔
 دو بجلی بنیاد سے گزرنے آگے بڑھے۔ جہاں پہلے سے اہلین مصر کے قلعہ فربا اور پچیس میں چلی
 آئے۔ اس دوران میں عمر بن خطابؓ کے لیے ملک آجپلی اور ان کا لشکر 12 ہزار ہو گیا۔ میں اہلین
 (ہماری پاس) ۲ میں ایک بڑی جنگ ہوئی جس میں رومیوں نے شکست کھائی، پھر قلعہ
 بابلیون ۳ اور اہلین ۴ کے بعد دگر سے فتح ہو گئے۔ اس کے بعد عمر بن خطابؓ مصر کے دار الحکومت اسکندریہ
 کی طرف بڑھے اور 21ھ 1 ستمبر 642ء میں شہر لڑائی کے بعد اسکندریہ کے رومیوں نے
 ہتھیار ڈال دیے۔ اسی طرح زیلا (نیلا) کے شہر ایک ایک کر کے مسلمانوں کے تسلط میں آ گئے، پھر
 عمر بن خطابؓ نے مغرب کا رخ کیا۔

۱۔ اہل ساریہ: اسے قہار بن قبطیہ یا قیسر بنی کہا جاتا ہے۔ اب یہ کھنوزوں کی قلعہ میں ہے (المنجد، فی الاصل)، رومی دور میں اس نام سے 17 شہر بنائے
 گئے تھے، چنانچہ یہودی شہر ان سیر 19 اہلیم نے 22 ق م میں قیسر افسس کے نام پر جہا اور جانا کے درمیان قہار بن کی بنیاد رکھی تھی۔ اہل ساریہ قبطیہ نے
 18ھ 640ء میں اسے فتح کر لیا۔ اور 1104ء 1191ء اور 1251ء میں اس پر قبضہ کیا اور 1220ء اور 1265ء میں مسلمان اس پر قابض
 ہوئے تھے کہ سلطان قاہرہ نے اسے فتح کر کے قلعہ قہار بن پر کر دیا۔ (دور دور و موارف اسلامیہ: 16-561/560/2)

2۔ اہل ساریہ: قہار بن کے مشرق میں سات آٹھ کلہ بزرگ بن اہلین پاس واقع ہوئے تھے اب مصر شہر بنیہ کا جاتا ہے۔ یونانی نام پہلیہ پاس کے معنی ہیں
 "دور کا شہر" کیونکہ یہاں دور بن کی پوجا ہوتی تھی۔ اسی جگہ دور و رومیوں نے جنھیں قہار بن کی سوجاں کہا جاتا ہے۔ جنگ خمار کے بعد شہر فرعون
 تھوتس سوم نے 1475 ق م کے کنگ جگہ نصب کیے تھے۔ 12 ق م میں رومیوں نے اہلین اسکندریہ میں لے جا کاڑا۔ 1878ء میں ایک بار پھر اہلین
 اکھاڑا گیا اور اب ان میں سے ایک کنعان میں در پڑے شہر کے کنارے بنیہ دور ہے اور ورا بنیہ کنگ بن۔ (پچیس القرآن (دور)، ص 119)

"میں اہلین" کے بارے میں دو فوٹے ہوئی لکھتے ہیں، "میں میں فرعون موی کا خرقہ لٹا اور میں اہلین کے مابین 3 فریح (9 میل) کا واسطہ ہے۔ شام کی طرف
 سے آئیں تو یہ پچیس اور قسطا کے مابین نظر نہ کرے کہ وہاں ہے (جنگل میں میں اہلین کے دروب میں ہے) اور بریکل کے کنارے واقع نہیں، مابین زمانے میں مصر کا
 وسط قسطا کی کنیت چاک کی تھی۔" (المعجم، 1781/45) مگر باقرت کے پھل میں اہلین حضرت یوسفؑ اور حضرت موسیٰؑ اور ان کے زمانے میں مصر کا
 دار الحکومت خمار عرب متقی فریق اور قسطا کی کنیت کے مطابق یہ وسط قسطا کے زمانے میں شام مصر کا دار الحکومت بن کے دینا میں تاحس (زمانہ) کی شہرتا جبکہ
 حضرت موسیٰؑ کے عہد سے پہلے دار الحکومت ہادی مصر میں تھیں باہلیہ کے مقام پر تھیں ہو گیا تھے اب افسس (Luxor) کہا جاتا ہے۔

(پچیس القرآن (دور)، ص 120، 119)

3۔ بابلیون: حضرت اور بن قبطیہ انھوں نے دور بائے تھیں کو کر کہا، "بابلیون" یعنی "پہل (دور بائے قرات) کی طرح بڑا اور بڑا" اس پر اس
 مرد میں کا نام بنی بابلیون پڑ گیا جتنے گریک نے مصر بنی نام بن لڑنے کے نام پر "مصر" کہا (قصص القرآن: 74، 73/19)۔ قہار کے موان کے شمال میں پہلیہ پاس کا
 قلعہ شہر بنی عرب میں اہلین کیے ہیں۔ ان میدان کے جنوب میں بابلیون کا حصہ تھا۔ قسطا بابلیون قلعہ مصر کی Pt-Hapi-n-On کی پڑائی تھیں۔ اس
 وقت مذہم قلعے کے چار کھنڈے تھے خمار بن میں موجر ہیں۔ یہاں مسلمانوں کا قریبی کھنڈ تھا، بعد میں مرنی کر کے "قلعہ مصر" کے نام سے ایک شہر بن گیا۔
 قبطی خراجوں میں قہار کے بنائے بھی بابلیون درج ہے جسے مسلمان اللہ بن الی کہا ان میں Saladino Di Babilonia یعنی "بابلیون کا سامان اللہ بن" لکھا گیا
 ہے۔ (دور دور و موارف اسلامیہ: 16-929/3)

کتابخانه

شیخا کے شہر طبر ابلس (نرچولی) میں مسجد احمد باشا

روان (طیلا) کے ہیں سوارے تمام کا یہ مصر

61

عراق پر نوٹین حملوں کا ذکر کرنے سے پہلے ہم جزیرہ نمائے عرب کا کچھ حال بیان کیے دیتے ہیں جہاں سے ان حملوں کا آغاز ہوا۔ مغربی افواجوں نے جزیرہ نمائے عرب کو روج ڈل دیا جسوں میں انا ہے:



مرض تقریباً 775 گولہ سے ہے۔ اسے قاز کا نام دیا گیا ہے کیونکہ یہ قبائے کے شقیب اور امردان ملک نجد کے مابین حجاز (عاکل) ہے۔ ماہرین جغرافیہ نے قاز کو 12 حصوں میں تقسیم کیا ہے، یعنی: 1۔ یمن، 2۔ نجد، 3۔ حجاز، 4۔ عراق، 5۔ ایران، 6۔ افغانستان، 7۔ ہندوستان، 8۔ چین، 9۔ تبت، 10۔ سیام، 11۔ لاؤس، 12۔ کیمبوڈیا۔

[illegible]

شعبہ : فقہ (فیہ) - مجموعہ دستخط اور رقم ۲ کے درمیان کے نمبر پر مکتبہ خیرات تارک سے - (مجموعہ المجلدات: 347/3)

شعبہ : فقہ (فیہ) - مجموعہ دستخط اور رقم ۲ کے درمیان کے نمبر پر مکتبہ خیرات تارک سے - (مجموعہ المجلدات: 347/3)

3 ہذا: ایہ ذیلہ کے قریب ایک وادی ہے۔ بعض نے اسے وادی الکڑی میں اور بعض نے شام کے قریب وادی کھڑوہ میں شامل قرار دیا ہے (معجم البلدان: 356/1)۔ ذیلہ (آیات) شجاعیہ کے سرے پر واقع تھلنی بندرگاہ ہے جس پر امراسکل کا قلعہ ہے۔

③ تنجہ: یہ جنوب میں یمن سے لے کر شمال میں صحرائے سواہ (عراق) اور مشرق میں عربوں تک پھیلا ہوا ہے۔ اسے تنجہ کا نام اس لیے دیا گیا کیوں کہ اس کی زمین بلند (مسطح مرتفع) ہے۔

④ یمن: یہ تنجہ کے جنوب میں جزیرہ نما ہے عرب کے جنوبی ساحل (ساحل کبیرہ عرب) کے ساتھ ساتھ واقع ہے۔

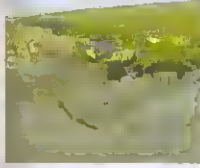


جزیرہ نمائے عرب کی طبعی تقسیم (632ء میں)

﴿عروض﴾: اس کا نام عروض اس لیے ہے کہ یہ یمن، نجد اور عراق کے درمیان (عرش میں) ساحل طنج کے ساتھ مستطیل شکل میں واقع ہے۔ اس میں ساحل مرتفع بھی ہے اور نشیب بھی، پہاڑ بھی ہیں اور وادیاں بھی اور اس میں باؤں، میناؤں اور بحریں^۱ شامل ہیں۔

جغرافیہ عرب کا انسانی زندگی پر اثر

جزیرہ نمائے عرب کے جغرافیہ کا بھی اسلامی فتوحات کی رفتار پر اثر پڑا۔ گرمیوں میں خشک اور سخت گرم اور سردیوں میں سرد آب و ہوا کا یہ پہلو: عربیہ خطان لوگوں کے لیے اپنا نا تھا جو اس کے چشموں، کانوں، اور نوسوں سے آگاہ نہیں تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اکثر لشکر جزیرہ نمائے عرب سے نکل کر اردگرد کے ممالک کو فتح کرتے چلے گئے اور پھر سے کبھی کوئی فوج جزیرہ نمائے عرب کو فتح کرنے نہیں آئی۔ یہاں انسانوں کی بود و باش انہی خلی کے خوراک کی قلت، کھردرا لیاں اور ریاض اور سریش سادگی اس کے نمایاں پہلو تھے۔ مادہ ازیں یہاں کے جانور بھی سخت کٹھ تھے۔ یوں جب فوجات اسامیہ کو آنا زید اور اطراف میں فکر پیچھے گئے تو ان کا ساز و سامان بہت قلیل ہوتا تھا۔ عرب اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار کرتے اور گھوڑوں اور نیزوں سے لڑتے اور مکان سے تیز چلاتے تھے۔ اس لحاظ سے وہ فطری جنگجو تھے اور ہر عربی کے لیے ضروری تھا کہ وہ پانی اور سبزہ کی تلاش میں نکل سکے، چنانچہ قبیلے کی شکل میں رہنا اجتماعی ضرورت بن گیا تھا۔ ہر شخص قبیلے کے ساتھ تعلق رکھتا تھا اور اسے اپنے قبیلے کی حمایت حاصل رہتی تھی۔ اس طرح قبائلی معاشرت پر وہاں چھٹی دہائی تھی کہ اردگرد کی دوسری تہذیبوں میں بھی قبائلی معاشرت ملتا نہیں تھی تاہم اسلامی فتوحات کے بعد وہ پندرہویں



در بحریں اور میناؤں (الاحمد) (مقتدی عرب الکاتب)

اس حد یہ مذہب میں داخل گئی جو کوہ، نجر اور وسطا و دیگرہ میں پر دان چڑھی اور ہر شہر میں ہر عرب قبیلے کے نام پر ایک محلہ آباد کیا۔ یہ قبائلی نظام کا خاصہ تھا کہ تبادلی کا قلعہ کن، شام، حیرہ، مصر اور عرب کے بازاروں کے مابین سفر کرتے تھے اور اس مقصد کے لیے راستوں سے واقف ہر فرد کی خدمات حاصل کی جاتی تھیں اور یہی مختلف علاقوں میں باقاعدہ مہاجرین و مسافر موجود ہوتے تھے۔ عربوں کی اہم غذا گندم، چھوٹا، کھجور، بوجہ، اذیفہ، گوشت اور کھجور تاج۔ ان میں سے بعض لوگوں میں رول، خادات، گدگد کر لیا تھا، نشہ اور حریف قبائل اور قافلوں پر وحاشا بول دیتے اور انہیں لوٹ لیتے تھے۔ ان میں انہی عادات بھی تھیں مثلاً: شہادت، مالی غارتگری اور شجاعت۔ یہی عربوں میں بددیہت اور اکثر بہت راسخ خاد، بعض شائستگی اور غری کے لیے مشہور تھے۔

۱۔ بحرین، قدیم تاریخی اصطلاح میں "بحرین" مصر اور عمان کے درمیان ساحل طنج کے علاقوں پر مشتمل ہے (مصحف البیان: ۱۱۲۱۴)۔ جدید دور میں ساحل عرب کا مشرقی ساحل بحرین کہلاتا تھا جس میں موجودہ جزائر بحرین اور انگریزی ممال تھے۔ اس کا دار حکومت ان دنوں دارین تھا جو موجودہ القطرین کے جنوب میں ساحل کے نزدیک واقع تھا۔ ان دنوں دارین، جادوت کہلاتا ہے جبکہ موجودہ امارت بحرین، جو طنج فارس کے اندر ہے، سعودی عرب اور قطر کے مابین بحرین کے جوہرے کا نام ہے جس کا دار حکومت متادم ہے۔ بائیں کا بحرین اب الاحساء (سعودی عرب کا مشرقی علاقہ) کہلاتا ہے۔

(نکس بہرہ توبی (دور) ص ۱۱۵)

فتنہ اترہ اور مکی جنگیں

نبی کریم ﷺ 12 ربیع الاول 11ھ 9 مئی 632ء کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ آپ نے وفات سے پہلے ایک لشکرِ اسلام بن زید جلیل کی قیادت میں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ لشکر اسی روز میں 10 تھا کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔ پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالی تو انھوں نے لشکرِ اسلام کو روک دیا۔ اسی دوران میں بعض قبائل نے زکا کی ادائیگی سے انکار کر دیا۔ اسی طرح کئی اور قبائل مرتد ہو گئے اور ان میں سے بعض افراد نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، مثلاً: اسود بن سہیل، مسند بن حبیب، کلاب بن علی، عقیقہ (جدا)، حبیب بن عبد مناف، بن شہادہ۔ ان شہادہ نے مدینہ منورہ میں اور سہیل نامی عورت نے بخاریہ میں دعوے کیے۔ نبوت کرؤا۔ اور مدینہ منورہ کے لوگوں کے قبائل نے حبیب بن عبد مناف کو شہر کے اکثر لوگ لشکرِ مجاہدین میں شامل ہو کر اسلام بن زید جلیل کے ساتھ گئے۔ جو تو عیس اور یحییٰ بن قیس نے پیش قدمی کی۔ وہ مدینہ پہنچا پہ مارنے کا ارادہ رکھتے تھے مگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک رات انھیں شہر سے باہر چلا نکال دیا اور ان کو نکست دے کر پتھر کر دیا (بخاری، الآخرہ 11، اوست 632ء)۔ اسی دوران میں اسلام ﷺ کا لشکر فتحِ یاب ہو کر لوٹ آیا۔

پھر فتنہ اترہ اور اس کے استیصال کے لیے مدینہ منورہ سے لشکر بھیجے گئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گیارہ ہجرت کے کر گیا وہ پیش رو تھے کہے تاکہ اس فتنے کا مذہب باوجود جزیرہ نما سے عرب کی وحدت بحال ہو جائے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جوش کے آگے آگے تمام قبائل کے نام پر اعلان ارسال کیا کہ انھوں نے ان دہلیات کے ساتھ لشکر بھیجے ہیں کہ جنگ سے پہلے قبائل کو اللہ کی دعوت دی جائے، پھر جو کوئی دعوت مان لے، اسے چھوڑ دیا جائے اور جو انکار کرے، اس سے لڑائی کیا جائے اور بدل لیا جائے۔

فتنہ اترہ اور اس کے مذہب کے لیے بھیجے گئے لشکر

مدینہ سے مختلف لشکر مختلف کمانداروں کی قیادت میں شیعان 11ھ اکتوبر 632ء میں روانہ ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

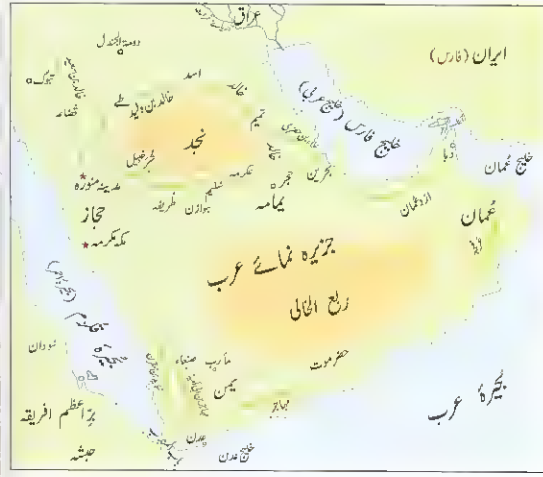
① خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پہلے مدینہ منورہ کی طرف، پھر یثرب اور پھر بنو نضیر کی طرف

② عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ بنو نضیر کی طرف

③ نکرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے یثرب میں بنو نضیر کی طرف

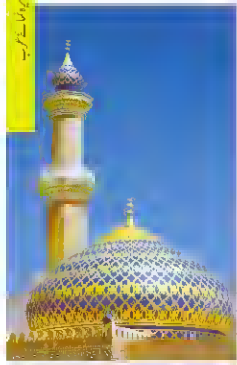
④ طریف بن حارث رضی اللہ عنہ یثرب اور ان کے حلیف بنو ہوازن کے لوگوں کی طرف

1. تہذیب تاریخی (قاموس تاریخی) از عبدالغفور، ماسی، ص 3 (اور درجہ خطبات اسلامی، اسلام آباد) کے مطابق رسول اللہ ﷺ کا یوم وفات بحساب شمسی تھو 12 مئی 632ء ہے۔



نقشہ

نقشہ اوردہ کی جنگیں



قبرہ اقصیٰ، بیت المقدس

⑤ عربوں کی عاصی ٹائڈز قطعاً، دو بیچ اور جارٹ کی طرف
 ⑥ خالد بن ولید بن عاصی ٹائڈز اطراف شام میں جا کی طرف
 ⑦ عاصی بن عمر بن ابی اسد بن ابی اسد کی طرف
 ⑧ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ⑨ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ⑩ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ⑪ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ⑫ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ⑬ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ⑭ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ⑮ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ⑯ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ⑰ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ⑱ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ⑲ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ⑳ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㉑ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㉒ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㉓ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㉔ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㉕ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㉖ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㉗ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㉘ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㉙ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㉚ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㉛ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㉜ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㉝ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㉞ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㉟ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㊱ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㊲ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㊳ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㊴ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㊵ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㊶ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㊷ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㊸ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㊹ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㊺ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㊻ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㊼ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㊽ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㊾ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ㊿ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف

قبرہ اقصیٰ کے خلاف جنگوں کے نتائج
 ① حروب روم (روم اور عاصی بن عمر بن ابی اسد) نے عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ② عرب کی وحدت برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔
 ③ باوجود ان جنگوں سے مسلمانوں کی تربیت ہوئی اور یہ اپنی رحمت کے اعتبار سے غزوات
 ④ رسول اور عید خلافت کی فوج حاکم اور عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ⑤ ان جنگوں کے نتیجے میں جنگی مہارت دیکھنے والے تاجکین سامنے آئے۔ حروب روم میں ان کی صلاحیتوں چمک اٹھیں اور گھر خلافت راشدہ و
 ⑥ میں انہیں فوج حاکم کی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔
 ⑦ حروب روم میں مسلمانوں کی کامیابیوں اور فوج حاکم نے انہیں یہ اہمیت دیا کہ وہ عاصی بن عمر بن ابی اسد کی طرف
 ⑧ جہاں اور جسکے فی الا میں کے آؤسی وہ سے کے ایذا کا ذریعہ بننے کے قابل ہیں۔
 ⑨ ان جنگوں کے نتائج پر ان میں شریک اسلامی لشکروں نے فارس اور روم کا زور کیا تو اسلام کو جزیرہ نما کے عرب تک محدود رکھنے اور
 ⑩ مسلمانوں کو اس امر سے روکنے کا تہیہ کیے ہوئے تھے کہ وہ عرب سے نکل کر آؤ نہ لوگوں کو اپنے دین کی وجہ دیں۔
 ⑪ ان جنگوں کے ذریعہ سے فارس و روم کے علاقوں میں جو فوج حاکم حاصل ہوئیں انہیں کی تھیں۔ انہیں اگلے صفحہ میں پیش کر رہے ہیں:

① عمان: یہ بحرین و بحر (بحیرہ عرب) کے ساحل پر واقع عرب کا علاقہ ہے اور یہاں کے کئی کئی قبائل تھے۔ ان کا اہم شہر عمان ہے (موجودہ
 عمان 1504ء)۔ سلطنت عمان جزیرہ عمان کے عرب کے جنوب مشرقی حصے میں واقع ہے۔ یہ ملک متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، امارات، عمان اور فجی عمان و
 بحرین میں گھرا ہوا ہے۔ اس کا دار الحکومت مسقط ہے۔ 1508ء میں اس پر پرتگالیوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ 1744ء میں احمد بن سعید نے عمان میں ایک سلطنت کی
 بنوائی۔ (المسجد فی الامام)

جزیرہ نمائے عرب کی قبائلی تشکیل

یہ قبائل عرب کی جنگی اکائیاں ہی تھیں جن سے فارس و روم کی طرف ہتھے والے پیش قدمیاں پائے، انڈیا قبائل کی تقسیم و تشکیل کا تذکرہ ضروری ہے۔ عرب قبائل دو اصلی دو فوجیہ شاخوں سے تعلق رکھتے ہیں: قطیفان اور عدنان۔ انکی دو میں سے قطیف قبائل اور ان کی شاخیں وجود میں آئیں۔ بہرہ قطیفان اور ان کی اولاد کا ذکر ان رباعی کہ 120 ق م میں سد مہارپ ٹوٹنے سے ایسا سیلاب آیا کہ قطیفانی قبائل یہاں سے نکل کر جزیرہ نمائے عرب کے اندر نئے علاقوں میں جا بیٹے۔ ان میں اس اور فرزد بن مکی تھے جو مغرب (یمن) میں آباد ہوئے۔ عربانی شام چلے گئے اور بنو نم کے جزیرہ (عراق) جا رہا تھا۔ سطلے سے دو پہلاؤں آیا اور شکی کے ماہین اپنا مسکن بنایا اور نگب بن ویر و قبیلہ، تادہ¹ میں جا آ یا وہاں۔ آخر عدنان اور ان کی اولاد اس سلسلے میں ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے تھے۔²

قبائل عرب اور ان کے ذیلی قبیلے کثرت سے ہیں اور یہ بات بڑی اہم ہے کہ ان میں سے بیشتر قبیلے جزیرہ نمائے عرب سے جہاں کے لیے نکلے اور فتوحات اسلام میں جا بجا ان کا ذکر آتا ہے۔ یہاں یہ لحاظ خاطر رہے کہ عراقی و فارس اور شمرتی ممالک کے اکثر قاصدین کا تعلق بنو عدنان سے تھا جبکہ شام اور مصر کے اکثر قاصدین بنو قطیفان سے تھے۔

بنو قطیفان اور بنو عدنان سے مکمل اور تفصیلی شعر سے اگلے صفحت پر مطالعہ فرمائیے۔

1 تادہ: سمجھائے تادہ کو (عراق) اور شام کے درمیان ایک جیلوانا ہے۔ اس کا نام تادہ اس لیے رکھا گیا کہ یہ سوار سربازین سے جس میں شکاری، جنگی، جنگی نہیں۔ تادہ و نگب کے ایک قبیلے کا نام بھی ہے (معجم البلدان: 245/3)۔ تادہ جزیرہ عراق میں رہے قرات کے دیکھیں کتابہ سے کچھ کا سطلے پر واقع ہے۔ ناصر یہ تادہ تادہ کے وسط میں ہے اور ان دونوں سے تادہ کا قاصلہ تقریباً 90 کلومیٹر ہے۔ (ریفرنس ٹیس آف دی ورلڈ)

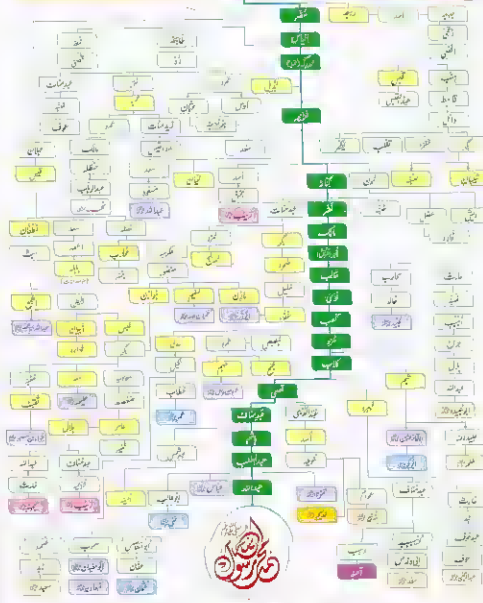
2 بنو عدنان: یہ قبائل جزیرہ نما اور جزیرہ نما سے آئے تھے۔ (معجم قبائل العرب: 761/2)

اُن کے ذیلی قباہل

عُدَّتْ نَائِبُ

42

== نبی و عدنان : منہج مستطہرہ ==

[illegible][illegible]